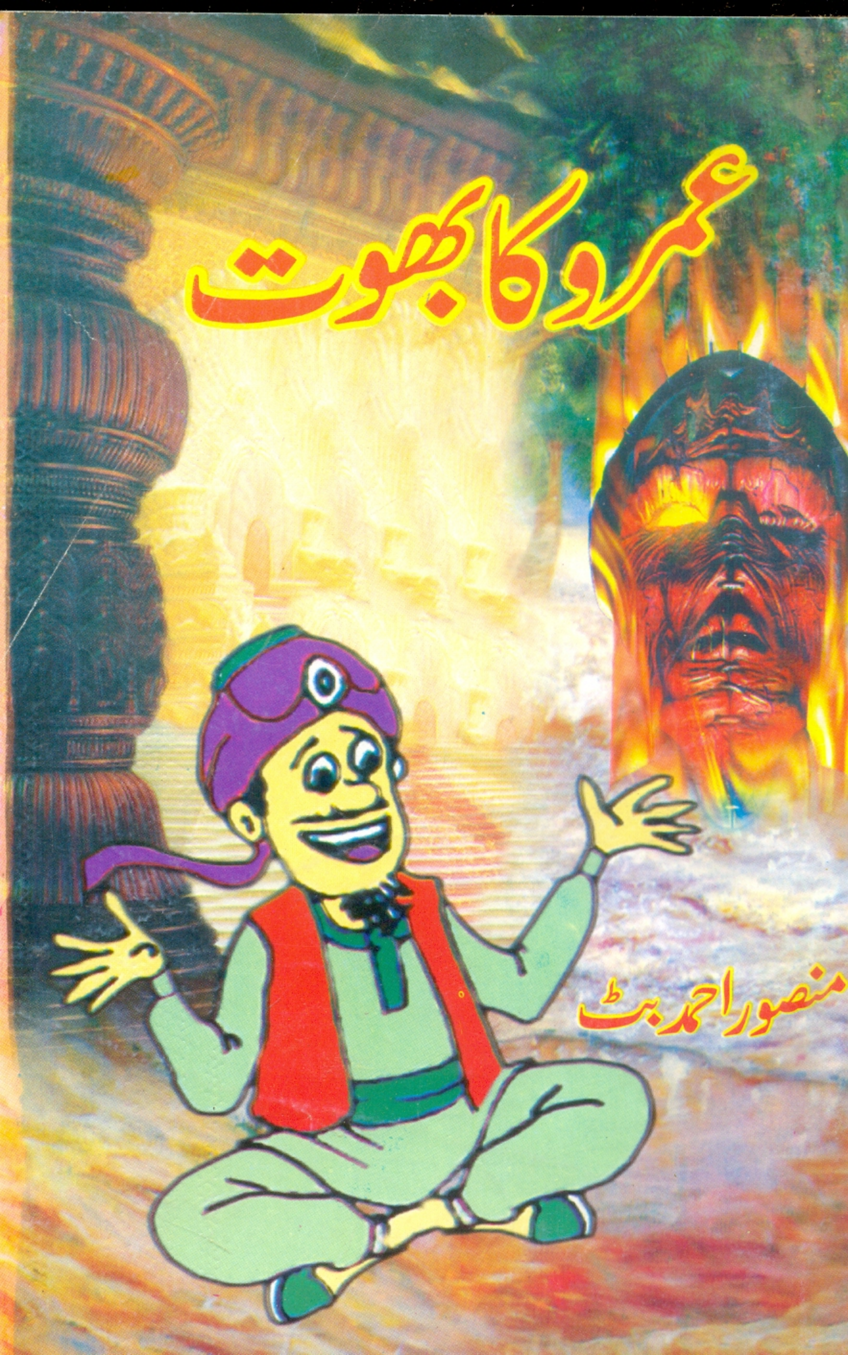

عمرو کا بھوت
منصور احمد بٹ

عمرو کا بھوت

15

منصور احمد بٹ

نواب سنز پبلی کیشنز
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

با وقار اور نفاست پسند قارئین کے لئے پر وقار اور نفیس ترین کتابیں

طابع	نواب سنز پبلی کیشنز
مطبع	فیض الاسلام پریس
حروف آرائی	میٹرکس کمپوزرز
سرورق	ڈیزائن ماسٹر
اشاعت	۲۰۱۰ء

ضابطہ

حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

Retail Price
Rs. 25/-

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph: 051-5555275

ڈسٹری بیوٹرز اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5772306

طلسمی جال

سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ صحرا کی ریت گرمی کی شدت سے آگ کی طرح دہک رہی تھی ...... دور دور تک پانی کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ ایسے میں عمرو عیار اپنے دوست فیضان کے ساتھ صحرائے سیاہ کی طرف رواں دواں تھا ...... گرمی سے فیضان کا برا حال ہو رہا تھا۔ زبان سوکھ کر کانٹا ہو چکی تھی۔ عمرو وقتاً فوقتاً اسے زنبیل سے پانی نکال کر پلاتا مگر کچھ ہی دیر بعد فیضان کی حالت پھر پہلے جیسی ہو جاتی۔

''میں نے تمہیں ساتھ آنے سے منع کیا تھا۔ مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔ اب بھی وقت ہے تم واپس چلے جاؤ۔''

عمرو نے خشمگیں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں عمرو بھائی میں اب آ گیا ہوں۔ اب تمہارے ساتھ ہی سفر کروں گا۔ مجھے صحرائے سیاہ دیکھنے کو بہت شوق ہے۔ سنا ہے وہاں

بڑے بڑے جادوگر رہتے ہیں۔ بڑی بڑی آنکھوں والے۔"
فیضان نے عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جادوگر دیکھنے کا کیا شوق ہے۔ بھلا جادوگر بھی دیکھنے کی چیز ہیں۔تم تو انہیں دیکھتے ہی ڈر جاؤ گے۔"

عمرو نے اسے ڈراتے ہوئے کہا۔مگر فیضان اپنی ضد پر کار بند رہا۔

"نہیں عمرو بھائی۔میں تو تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔"
فیضان بچوں کی طرح ضد کرنے لگا۔

عمرو نے فیضان کی طرف دیکھتے ہوئے کندھے اچکائے اور دوبارہ اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

اس صحرا میں انہیں سفر کرتے آج تیسرا دن تھا۔ ان تین دنوں میں انہیں کوئی پرندہ بھی پر مارتا ہوا نظر نہ آیا تھا۔ابھی انہیں نجانے کتنے اور ایسے صحرا عبور کرنے تھے۔ پھر کہیں جاکر صحرائے سیاہ کی سرحد شروع ہوتی۔ فیضان کافی تھکا ہوا تھا۔مگر صحرائے سیاہ دیکھنے کا بھوت اس پر جنون کی طرح طاری تھا۔سورج آہستہ آہستہ افق پر اپنا چہرہ چھپا رہا تھا۔ اب گرمی کی تمازت کم ہو چکی تھی۔ شام ہوتے ہی انہوں نے صحرا میں اپنا خیمہ نصب کیا۔ دونوں خیمے میں آ کر بیٹھ گئے۔عمرو نے زنبیل میں سے انواع و اقسام کے کھانے نکال کر دستر خوان پر چنے۔ کھانا دیکھتے ہی دونوں کی بھوک چمک اٹھی تھی۔ دونوں نے خوب ڈٹ کر کھانا کھایا، پھر شب بسری کے لیے قالین پر ہی سو گئے۔

ابھی انہیں سوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ صحرا میں کڑکڑاہٹ کی پر ہیبت آواز گونجی۔ عمرو اور فیضان دونوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔ فیضان کے چہرے پر تو ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

''عمرو بھائی یہ کیسی آواز تھی؟''

اس نے خوف سے کانپتے ہوئے عمرو سے پوچھا۔

''میں ابھی باہر جا کر دیکھتا ہوں۔''

یہ کہہ کر عمرو قالین سے اٹھا اور خیمے کا پردہ اٹھا کر باہر آ گیا صحرا میں گہرا سکوت طاری تھا۔ دور دور تک اندھیرے کا راج تھا۔ آسمان پر ستارے پوری آب و تاب سے ٹمٹما رہے تھے۔ عمرو نے حیرت سے اپنا سر کھجایا اور خیمے میں داخل ہو گیا۔

''کیا بات ہے عمرو بھائی کچھ پتہ چلا وہ آواز کیسی تھی؟''

فیضان نے عمرو کو دیکھتے ہی پوچھا۔

''باہر تو کچھ بھی نہیں ہے۔ نا جانے وہ آواز کیسی تھی؟''

عمرو نے قالین پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

''مجھے تو ڈر لگ رہا ہے عمرو بھائی۔''

فیضان نے ڈرتے ہوئے کہا۔

''ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ جلدی سے سو جاؤ۔''

عمرو نے فیضان سے کہا اور خود بھی قالین پر سو گیا۔

عمرو کا ذہن آواز کی طرف لگا ہوا تھا۔ وہ مسلسل خطرے کی بو سونگھ رہا تھا۔ وہ اپنے اس خدشے کا اظہار فیضان کے سامنے کر کے

اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ عمرو قالین پر لیٹا آنکھیں کھولے خیمے کی چھت کو گھور رہا تھا۔ وہ خود کو پیش آنے والے خطرے کے لئے تیار کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد دوبارہ وہی پراسرار آواز سنائی دی۔ عمرو فوراً اٹھ بیٹھا۔ فیضان بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ عمرو کے چہرے پر تفکر کے آثار تھے۔ جبکہ فیضان بے حد خوف زدہ نظر آ رہا تھا۔

''عمرو بھائی یہ کیا ہو رہا ہے؟''

اس نے خوف سے کانپتے ہوئے عمرو سے پوچھا۔

''تم یہیں بیٹھو میں باہر جا کر دیکھتا ہوں۔''

عمرو اسے وہیں بیٹھنے کی تاکید کر کے خود خیمے سے باہر نکل آیا۔ باہر اسی طرح اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ عمرو نے صحرا میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں، صحرا میں دور دور تک خطرے کا کوئی نام و نشان تک نہ تھا۔ اب تو عمرو بڑا پریشان ہوا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز اسے مسلسل پریشان کئے ہوئے تھی۔ یہ کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ تھی۔ مگر خطرہ کہاں تھا۔ یہ بات عمرو کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ عمرو خیمے میں جانے کے لئے مڑا اسی لمحے اسے خیمے کے اندر سے فیضان کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ عمرو گھبرا کر خیمے میں داخل ہوا پھر دوسرے ہی لمحے وہ اپنی جگہ پر اچھل پڑا۔ فیضان اندر خیمے میں موجود نہ تھا۔

عمرو نے حیرت سے خیمے میں چاروں طرف دیکھا۔ مگر خیمہ تو بالکل خالی تھا۔ اب تو عمرو بڑا سٹپٹایا۔

''عمرو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تمہارا دوست مامون جادوگر کی قید میں ہے۔ مامون جادوگر تمہارا پرانا دشمن۔ اگر تم اپنے دوست کو رہا کرانا چاہتے ہو تو اپنی زنبیل مامون جادوگر کے حوالے کر دو۔'' خیمے میں ایک کرخت آواز گونجی۔

''مگر تم کون؟'' عمرو نے ہمت کر کے پوچھا۔

''میں مامون جادوگر کا غلام مامون جادوگر ہوں۔'' خیمے میں آواز آئی۔

''مامون جادوگر، میں اپنے پرانے دشمن مامون جادوگر کو کہاں تلاش کروں؟'' عمرو نے مامون جادو سے پوچھا۔

''مامون جادوگر آج کل دریائے خون رواں کے ساتویں طلسم کا مالک ہے۔ اپنے دوست کو مامون جادوگر کی قید سے چھڑانے کے لئے تمہیں دریائے خون رواں کے ساتویں طلسم میں آنا پڑے گا۔''

خیمے میں مامون جادوگر کی آواز گونجی۔ پھر مکمل خاموشی چھا گئی۔

فیضان کے اغوا نے عمرو پر بوکھلاہٹ طاری کر دی تھی۔ وہ فیضان کو ہر حال میں مامون جادوگر کی قید سے رہا کرانا چاہتا تھا۔ عمرو پریشانی کے عالم میں اپنے خیمے میں ٹہلنے لگا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ بار بار اپنی مٹھیاں بھینچتا ہوا کافی دیر تک خیمے میں اِدھر اُدھر ٹہلتا رہا۔

صبح ہوئی تو عمرو نے اپنا سامان سمیٹ کر زنبیل میں رکھا اور اپنے دوست فیضان کی تلاش میں دریائے خون رواں کے ساتویں طلسم کی

طرف روانہ ہو گیا۔ جوں جوں دن چڑھتا جا رہا تھا۔ دھوپ کی تمازت میں شدت آتی جا رہی تھی۔ صحرا تھا کہ ختم ہونے کا نام نہ لے رہا تھا۔ دوپہر کے وقت سورج سوا نیزے کے قریب آ گیا۔ عمرو نے ایک جگہ ریت کے ٹیلے کی اوٹ میں بیٹھ کر کھانا کھایا۔ پھر دوبارہ وہ اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔ چلتے چلتے عمرو کو دور ایک سفید گنبد نما عمارت نظر آئی۔ عمارت کو دیکھتے ہی عمرو کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ اس لق و دوق صحرا میں سنگ مرمر کی سفید عمارت حیرت کی بات تھی۔

عمرو تیزی سے عمارت کی طرف چلنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ عمارت گنبد کی شکل کی تھی۔ عمرو کو گنبد میں کوئی کھڑکی یا دروازہ نظر نہ آیا۔ وہ گھبرا کر عمارت کی دوسری طرف آیا۔ یہاں بھی عمارت کے اندر داخل ہونے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ عمرو کچھ دیر ستانے کے لئے عمارت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اچانک زمین شق ہوئی اور زمین سے ایک طلسمی پتلا نکلا۔ اس سے پہلے کہ عمرو سنبھلتا۔ پتلے نے عمرو کو اپنے پنجے میں اٹھایا اور زمین میں غوطہ لگا گیا۔ دوسرے ہی لمحے عمرو کی آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ اس نے اندھیرے میں ہاتھ پاؤں لہرائے اس کے ہاتھ مٹی کی دیواروں سے ٹکرا رہے تھے۔

طلسمی پتلا عمرو کو نیچے ہی نیچے لئے جا رہا تھا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے رکا اور ترچھے انداز میں اوپر کی طرف پرواز شروع کر دی۔ کچھ دیر

بعد پتلا زمین سے باہر نکل آیا۔ عمرو نے خود کو ایک وسیع و عریض ہال کمرے میں موجود پایا۔ طلسمی پتلا اسے اس جگہ چھوڑ کر دوبارہ زمین میں غوطہ لگا گیا۔

پتلے کے غائب ہوتے ہی عمرو حیرت سے اس ہال کے کمرے کو دیکھنے لگا۔ یہ ہال کمرہ سنگ مرمر سے تعمیر شدہ تھا۔ عمرو کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ صحرا والے گنبد نما عمارت میں قید ہے۔

عمرو حیرت سے اس ہال کمرے کو دیکھنے لگا۔ اسی لمحے سامنے کی دیوار شق ہوئی اور ایک خوبصورت ساحرہ کمرے میں داخل ہوئی۔

''شہنشاہ عیاراں کو شگوفہ جادوگرنی کا سلام پہنچے۔''

ساحرہ نے عمرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''شگوفہ جادوگرنی مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا ہے؟''

عمرو نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

''شہنشاہ عیاراں میں آپ کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے علم ہے کہ آپ مامون جادوگر کے ملک میں جانا چاہتے ہیں۔''

شگوفہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ ...... یہ بات ہے ...... مگر تم میری مدد کیوں کرنا چاہتی ہے۔ اگر طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کو پتہ چل گیا تو وہ تمہیں بڑی اذیت ناک سزا دے گا۔'' عمرو نے شگوفہ جادوگرنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''شہنشاہ عیاراں مجھے افراسیاب کا کوئی خوف نہیں میں تو اس سے

انتقام لینے کے لئے مچل رہی ہوں۔ مگر مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ شہنشاہ افراسیاب کے خلاف کمر بستہ ہو سکوں۔ البتہ میں شہنشاہ افراسیاب کے ساتھیوں کو نقصان پہنچا کر شہنشاہ افراسیاب کو پریشان تو کر سکتی ہوں۔ جونہی میرے طلسمی پتلے نے تمہاری اطلاع دی میں نے اپنے طلسمی پتلے کے ذریعے تمہیں اغوا کرالیا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔" شگوفہ جادوگرنی نے نرم لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔" عمرو نے جواب دیا۔

"یہ آپ کی بھول ہے شہنشاہ عیاراں آپ میری مدد کے بغیر دریائے خون رواں عبور نہیں کر سکتے۔"

شگوفہ جادو کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"آخر تم چاہتی کیا ہو؟" عمرو نے نرم لہجے میں پوچھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ کے ذریعے شہنشاہ افراسیاب سے انتقام لے سکوں۔" شگوفہ جادو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے .... مجھے منظور ہے۔" عمرو نے جواب دیا۔

"شکریہ شہنشاہ عیاراں۔" شگوفہ جادوگرنی نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔

یہ کہہ کر شگوفہ جادوگرنی نے سحر پڑھ کر پھونکا۔ اسی لمحے زمین شق ہوئی اور وہ طلسمی پتلا باہر نکلا۔

"طلسم جادوگر شہنشاہ عیاراں خواجہ عمرو عیار کو دریائے خون رواں کے پار چھوڑ آؤ۔" شگوفہ جادو نے طلسمی پتلے کو مخاطب کرتے ہوئے

کہا۔

پتلے نے تعظیم سے سر جھکایا پھر اس نے عمرو کو اٹھا کر اپنی پشت پر سوار کیا اور زمین میں غوطہ لگا گیا۔

عمرو کو ایک بار پھر تاریکی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ طلسمی پتلا نیچے جانے کے بعد ترچھا ہو کر اوپر اٹھنے لگا۔ پتلا برق رفتاری سے سفر کرتا ہوا زمین سے باہر نکلا اور شعلے کی طرح آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا۔ عمرو کے جسم کو مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے۔ اس نے مضبوطی سے طلسمی پتلے کو تھام رکھا تھا۔

طلسمی پتلا روشنی کی رفتار سے فضا میں سفر کرتا ہوا دریائے خون رواں کی طرف اُڑتا جا رہا تھا۔ دور بہت دور عمرو کو زمین پر شعلوں کی ایک دیوار دکھائی دی۔ طلسمی پتلے کا رُخ انہی شعلوں کی دیوار کی طرف تھا، دیوار آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھی۔

اچانک اس دیوار کے شعلوں میں سے پتلے باہر نکلے اور تیزی سے طلسم جادوگر کی طرف بڑھنے لگے۔ ان پتلوں کو دیکھتے ہی طلسم جادوگر نے اپنی رفتار کم کر دی۔

''اے شہنشاہ عیاراں ہوشیار! شہنشاہ افراسیاب کے محافظ ہماری طرف آ رہے ہیں۔'' طلسم جادو نے عمرو کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

''طلسم جادوگر تم گھبراؤ نہیں۔ میں ابھی انہیں نیست و نابود کر کے رکھ دیتا ہوں۔ بس تم تماشا دیکھتے جاؤ۔''

یہ کہہ کر عمرو نے اپنی زنبیل سے مٹھی بھر خاک نکالی اور طلسمی پتلوں

کے قریب آنے کا انتظار کرنے لگا۔ طلسمی پتلے ان کے قریب آتے جا رہے تھے۔ پھر وہ پتلے ان کے قریب پہنچ گئے۔ بیک وقت دونوں پتلوں کے ہاتھ اوپر اٹھے ان کی مٹھیوں میں سے کنکریاں نکل کر عمرو کی طرف آئیں۔اسی لمحے عمرو نے مٹھی کھول کر خاک اڑا دی۔

جونہی خاک کنکریوں سے ٹکرائی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کنکریاں پلٹ کر ان طلسمی پتلوں پر جا گریں۔ دوسرے ہی لمحے پتلوں کے جسموں میں آگ لگ گئی اور وہ دھڑا دھڑ جلنا شروع ہو گئے۔

اسی لمحے آگ کی دیوار میں سے مزید پتلے باہر نکلے۔عمرو نے ایک بار پھر زنبیل میں سے مٹھی بھر خاک نکالی اور پتلوں کے قریب آنے کا انتظار آنے لگا۔ جونہی پتلے اس کے نشانے پر آئے۔عمرو نے وہ خاک ان پر الٹ دی۔ ان پتلوں کا حشر بھی پہلے پتلوں والا ہوا اور وہ پتلے بھی جل کر راکھ میں تبدیل ہو گئے۔

ان پتلوں کے ختم ہوتے ہی طلسم جادوگر تیزی سے دیوار کی طرف بڑھنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں وہ دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ جونہی وہ آگ کی دیوار میں داخل ہونے لگے۔ دیوار میں سے ایک طلسمی جال آ کر ان پر گرا اور وہ اس میں قید ہو کر رہ گئے۔ عمرو نے خود کو آزاد کرانے کی کوشش کی مگر بے سود۔ طلسمی جال ان دونوں کو لے کر آگ کی دیوار میں داخل ہو گیا۔

☆......☆......☆

مامون جادوگر کی شامت

مامون جادوگر اپنے دربار میں بڑے سے سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ غرور سے اس کی گردن تنی ہوئی تھی اس کا چہرہ انتہائی خوفناک تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں غصے سے پھڑ پھڑا رہی تھیں۔

مامون جادوگر کے سامنے بڑا سا گول طلسمی آئینہ پڑا تھا۔ جس میں شگوفہ جادوگرنی اور عمرو عیار نظر آ رہے تھے ان دونوں کی باتیں سن کر مامون جادو آگ بگولا ہو رہا تھا۔ غصے سے جب وہ ہلتا تو اس کا بڑا سا پیٹ کسی مشک کی طرح جھولنے لگتا۔

وہ کتنی ہی دیر تک طلسمی آئینے میں ان دونوں کو دیکھتا رہا۔ پھر جب عمرو طلسمی پتلے کی پشت پر سوار ہو کر دریائے خون رواں کی طرف روانہ ہوا تو اس کا رواں رواں پھڑک اٹھا۔ اس نے اس وقت سحر پڑھ کر پھونکا۔ فوراً دو طلسمی پتلے حاضر ہوئے اور تعظیم سے سر جھکا کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔

''اے میرے طلسمی پتلو اور دریائے خون رواں کے محافظو! عمرو اور طلسم جادوگر دریائے خون رواں پار کر کے اس طرف آنا چاہتے ہیں۔ تم ان دونوں کو قید کر کے یہاں لے آؤ۔''

مامون جادو نے طلسمی پتلوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

مامون جادو کا حکم پا کر دونوں پتلے زمین میں غوطہ لگا گئے۔

مامون جادو کی نظریں طلسمی آئینے پر مرکوز تھیں۔ اس نے دیکھا کہ اس کے دونوں پتلے آگ کی دیوار کے حصار میں سے باہر نکل کر عمرو کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر دوسرے ہی لمحے وہ حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے دونوں پتلے آگ کے شعلوں میں جل رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اس نے مزید دو طلسمی پتلے عمرو کی گرفتاری کے لئے روانہ کئے اور ان دونوں کا بھی وہی حشر ہوا۔ اب غصے کی زیادتی سے مامون جادوگر پھڑکنے لگا۔ پھر اس نے سحر پڑھ کر پھونکا۔ دوسرے ہی لمحے آگ کے حصار میں سے ایک طلسمی جال نکل کر عمرو اور طلسم جادوگر پر جا پڑا اور دونوں اس جال میں قید ہو کر رہ گئے۔

یہ دیکھ کر مامون جادو کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''عمرو اب تمہیں میرے عتاب سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں تمہیں ملیا میٹ کر کے رکھ دوں گا۔'' مامون جادو نے غصے سے ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔

اتنی دیر میں مامون جادوگر کے سامنے کی زمین شق ہوئی اور طلسمی جال عمرو اور طلسم جادوگر کو لے کر نمودار ہوا۔ عمرو کو دیکھتے ہی

مامون جادو نے نفرت سے اس کی طرف تھوکا۔

عمرو نے بھی نفرت سے مامون جادو کی طرف دیکھا پھر گرجدار آواز میں بولا۔

''مامون تم نے اپنی موت کو خود اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو میرے دوست فیضان کو میرے حوالے کر دو۔ ورنہ میں تمہیں وہ عبرت ناک سزا دوں گا کہ تمہاری آنے والی نسلیں بھی کانپ اٹھیں گی۔'' عمرو نے غصے سے کہا۔

''کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔'' مامون جادو نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر اس پدی کو آزمانا چاہتے ہو تو اس پدی کو آزاد کر کے دیکھو۔ پھر دیکھنا یہ پدی تمہارا کیا حشر کرتا ہے۔ بند شیر کے آگے تو ہر کوئی ڈینگیں مارتا ہے۔ مزہ تو تب ہے کہ شیر کے منہ میں ہاتھ دے کر دیکھو۔'' عمرو نے دانت کچکچاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

اور جواب میں مامون جادو کا ایک طویل قہقہہ گونج اٹھا۔

''میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم بہت عیار ہو۔ اب تم میری قید میں ہو۔ میں تم سے وہ سلوک کروں گا کہ تمہاری روح تک کانپ اٹھے گی۔'' مامون جادو نے گرجتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے سحر پڑھ کر طلسمی جال پر پھونکا۔ دوسرے ہی لمحے طلسمی جال غائب ہو گیا۔ اب عمرو اور طلسم جادوگر دونوں آزاد ہو چکے تھے۔ طلسمی پتلے نے آزاد ہوتے ہی زمین میں غوطہ لگایا اور نظروں سے

غائب ہو گیا۔ طلسمی پتلے کے غائب ہوتے ہی مامون جادو نے قہقہہ لگایا پھر اس کے لب ہلے۔

''یہ پتلا زمین سے نکلتے ہی راکھ میں تبدیل ہو جائے گا۔ شگوفہ کیا یاد کرے گی۔ بڑی آئی تھی مامون جادوگر سے ٹکر لینے۔''

پھر وہ عمرو کی طرف متوجہ ہوا۔ عمرو بھی خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''عمرو اب تو تم آزاد ہو۔ اپنے دل کی بھڑاس نکال لو۔'' مامون جادو نے کہا۔

عمرو نے فوراً زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اوڑھ لی۔ پھر وہ چھلانگ لگا کر مامون جادوگر کے عقب میں جا پہنچا۔ مامون جادوگر ہکا بکا ہو گیا۔ وہ عمرو کو دائیں بائیں تلاش کرنے لگا۔

عمرو نے مامون جادو کی پشت پر پہنچتے ہی ایک چپت اس کے سر پر رسید کی۔ مامون جادوگر نے بوکھلا کر مڑ کر دیکھا۔ پھر اس نے کوئی سحر پڑھ کر اس طرف پھونکا۔ مگر عمرو تو چھلانگ لگا کر اس کے سامنے آ چکا تھا۔ اب عمرو نے ایک زوردار گھونسہ اس کے پیٹ میں دے مارا۔ مامون جادوگر کراہتا ہوا دوہرا ہوتا چلا گیا۔ اب عمرو نے اس کے سر پر ایک دھپ رسید کی۔

مامون جادوگر پاگلوں کی طرح ہاتھ پاؤں چلانے لگا۔ عمرو لپک کر کبھی ایک طرف ہو جاتا، کبھی دوسری طرف، اور ہر بار اس کے سر پر کبھی پشت پر ایک آدھ ہاتھ رسید کر دیتا۔ مامون جادوگر غصے سے

تلملاتا ہوا پورے دربار میں چکراتا پھر رہا تھا۔ اس کے تمام درباری بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کر رہے تھے۔

اب عمرو سلیمانی چادر اتار کر ظاہر ہو گیا۔ عمرو کو دیکھتے ہی مامون جادو چلایا۔

''بھاگو...... پکڑو...... جانے نہ پائے۔''

اس کے تمام درباری یہ سنتے ہی عمرو کی طرف لپکے۔ عمرو چھلانگ لگا کر مامون جادوگر کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ مامون جادوگر نے پلٹ کر عمرو کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے عمرو کی طرف چھلانگ لگا دی۔ عمرو تو پہلے ہی اس حملے کے لئے تیار تھا۔ وہ جھکائی دے کر ایک طرف ہو گیا اور بے چارہ مامون جادوگر سامنے دیوار سے جا ٹکرایا۔

اتنے میں مامون جادوگر کے درباری عمرو کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ عمرو نے سلیمانی چادر نکالنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود دو ساحروں نے اسے مضبوطی سے جکڑ لیا۔ مامون جادوگر غصے سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے عمرو کے قریب آتے ہی ایک طمانچہ اس کے گال پر جڑ دیا۔ پھر اس نے عمرو کے کندھے سے اس کی زنبیل چھین کر اتاری۔

''ہاہا...... ہا ...... ہاہا............ اب تمہاری زنبیل میرے قبضے میں ہے۔ اگر تم میں ہمت ہے تو یہ مجھ سے چھین لو۔'' مامون جادو نے قہقہہ لگایا۔

''اگر مزید ندامت سے بچنا چاہتا ہو تو زنبیل میرے حوالے کر دو۔'' عمرو نے تیز لہجے میں مامون جادو سے کہا۔

''زنبیل تو تمہیں نہیں مل سکتی۔ اگر ہمت ہے تو آؤ اور مجھ سے چھین لو۔'' مامون جادو نے اس کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا۔

عمرو زنبیل چھیننے کے لئے آگے بڑھا۔ مامون جادو نے سحر پڑھ کر اس کی طرف پھونکا اور عمرو کے قدم وہیں جم کر رہ گئے۔

''آؤ ...... لے لو زنبیل ......شاباش آ جاؤ۔'' مامون جادوگر نے زنبیل اس کی طرف لہراتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔

عمرو نے قدم اٹھانے کی کوشش کی ......مگر قدم تو زمین نے پکڑ رکھے تھے ...... عمرو نے غصے سے مامون جادو کی طرف دیکھا۔ اور مامون جادو کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ عمرو نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بزدلی ہے مامون ۔ مردوں کی طرح مقابلہ کرو۔''

''ہا...... ہا......تم بہت عیار ہو عمرو ...... مجھے غصہ دلا کر چکمہ دینا چاہتے ہو۔ کیا خیال ہے میں تمہارے چکمے میں آ جاؤں ؟'' مامون جادو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''تم بھی کم چالاک نہیں ہو مامون ...... اس طرح تو تمہارے درباری تمہیں بہادر نہیں سمجھیں گے ......تم ایک نہتے شخص سے مقابلہ کر رہے ہو ...... اگر اپنی طاقت پر تمہیں اتنا ہی گھمنڈ ہے تو مجھے آزاد کر دو۔ پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔'' عمرو نے اسے تاؤ دلاتے ہوئے کہا۔

اور بے وقوف مامون جادوگر اس کی باتوں میں آ گیا ...... اس

نے اپنی گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے عمرو کی طرف دیکھا۔ پھر اس کے موٹے موٹے ہونٹ پھڑ پھڑائے۔

''تم نے میری غیرت اور بہادری کو چیلنج کیا ہے۔ عمرو ...... لو میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے سحر پڑھ کر عمرو کو آزاد کر دیا۔

عمرو نے آزاد ہوتے ہی آہستہ آہستہ مامون جادوگر کی طرف قدم بڑھا دیئے ...... مامون جادوگر حیرت سے عمرو کی طرف دیکھنے لگا...... وہ حیران تھا کہ دیکھیں اب عمرو کیا کرتا ہے...... عمرو آہستہ آہستہ چلتا ہوا مامون جادوگر کے قریب پہنچا ...... پھر اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ مامون جادوگر کی طرف بڑھا دیا۔

'' مامون جادوگر...... تم عظیم ساحر ہو ...... میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔''

مامون جادوگر نے پہلے حیرت سے عمرو کی طرف دیکھا...... پھر اس نے ایک نظر اپنے درباریوں کی طرف دیکھا ...... وہ بھی حیرت سے کبھی عمرو کی طرف دیکھتے اور کبھی مامون جادوگر کی طرف...... مامون جادوگر عجیب تذبذب میں مبتلا تھا۔ وہ غیر یقینی انداز میں عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

''عمرو یہ تمہاری کون سی عیاری ہے؟''

''مامون جادوگر یہ عیاری نہیں بلکہ عمرو کی دوستی ہے ...... اور تم جانتے ہو کہ عمرو کی دوستی کے لئے بڑے بڑے ساحر ترستے ہیں...... عمرو خود تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا ہے ...... اب تمہاری مرضی ہے تم

اسے قبول کرلو یا ٹھکرا دو۔'' عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مامون جادو نے ایک نظر اپنے درباریوں کی طرف دیکھا ...... وہ بھی عجیب مخمصے کا شکار تھے ...... انہیں بھی عمرو کے اس رویے پر حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔ عمرو نے درباریوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آپ ہم سے زیادہ شعور رکھتے ہیں...... آپ کا دل اور دماغ اس سلسلے میں کیا کہتا ہے؟'' درباریوں نے کہا۔

''دل تو اقرار میں اکسا رہا ہے جبکہ دماغ عمرو کے خلاف فیصلہ دے رہا ہے۔'' مامون جادو نے کہا۔

عمرو اس دوران مامون جادو کے مزید قریب آ چکا تھا...... مامون جادو کا دھیان اپنے درباریوں کی طرف تھا۔ عمرو نے ایک زقند لگائی اور مامون جادوگر کے ہاتھ سے زنبیل چھینتا ہوا دور جا کھڑا ہوا۔

بے چارہ مامون جادوگر ہکا بکا اپنے خالی ہاتھ کو دیکھنے لگا۔

''مامون جادوگر تمہارے دماغ کا فیصلہ صحیح تھا۔'' عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمرو میں تمہیں کچا چبا ڈالوں گا۔'' مامون جادوگر آپے سے باہر ہو گیا۔

''کوئی فائدہ نہیں ہوگا مامون ......اب زنبیل میرے پاس ہے۔'' عمرو نے اس کی آنکھوں کے سامنے زنبیل لہراتے ہوئے کہا۔

مامون جادوگر نے فوراً اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور عمرو کے

سر پر جا پہنچا ...... عمرو نے زنبیل سے رسی کا ایک ٹکڑا نکال کر مامون جادوگر کی طرف اچھال دیا۔ مامون جادوگر جھکائی دے کر ایک طرف ہو گیا۔ رسی کا ٹکڑا زمین پر گرتے ہی دھماکے سے پھٹا اور پورے دربار میں دھواں بھر گیا ...... تمام درباریوں اور مامون جادوگر کا کھانستے کھانستے بُرا حال ہو گیا۔

کچھ دیر بعد دھواں چھٹنا شروع ہوا تو یہ دیکھ کر مامون جادوگر کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی۔ عمرو عیار اس کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور زنبیل سے اشرفیاں نکال کر گن رہا تھا۔

وہ جلدی سے عمرو کی طرف لپکا۔ عمرو کے ہاتھ میں جو اشرفیاں تھیں ...... اس نے وہ اشرفیاں مامون جادوگر کی طرف اچھال دیں۔ مامون جادوگر گھبرا کر پلٹا مگر چند اشرفیاں زور سے اس کے سر پر آ لگیں۔ مامون جادوگر کی آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ وہ تیورا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ مامون جادوگر کے بے ہوش ہوتے ہی اس کے درباری عمرو کی طرف لپکے۔ عمرو اطمینان سے تخت پر بیٹھا انہیں اپنی طرف آتا دیکھ رہا تھا۔ جونہی وہ تخت کے قریب پہنچے عمرو نے لمبی چھلانگ لگائی اور ان کے سروں پر سے ہوتا ہوا ان کے عقب میں جا پہنچا۔

پھر عمرو نے اپنی زنبیل سے چابک نکالا اور ان کی پشت پر برسانا شروع کر دیا۔ درباری ساحر عمرو کی طرف پلٹے۔ عمرو نے چابک لہراتے ہوئے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور ان کے سروں پر سے ہوتا ہوا

دوبارہ تخت پر جا بیٹھا۔

یہ دیکھ کر ایک ساحر نے سحر پڑھ کر عمرو پر پھونکا۔ عمرو کے قدموں میں دھماکہ ہوا اور وہ اچھل کر تخت سے نیچے آ گرا۔ چند ساحر عمرو کی طرف لپکے۔ عمرو برق رفتاری سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے اپنی زنبیل سے ایک نارنگی نکال کر ان ساحروں کی طرف اچھال دی۔ ساحر ڈر کے پیچھے ہٹے۔ اتنے میں نارنگی ایک دھماکے سے پھٹ گئی اور اس میں سے نیلی پیلی اور قرمزی چنگاریاں نکلنے لگیں چنگاریاں اتنی خوبصورت لگ رہی تھیں کہ تمام ساحر اس کے سحر میں کھو کر رہ گئے۔

عمرو نے موقع غنیمت جانا ور مامون جادوگر کو اس کے تخت سمیت اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔

ادھر ان چنگاریوں میں سے دودھیا سا دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے تمام ساحر ایک ایک کر کے گرتے چلے گئے اور بے ہوش ہوتے گئے۔ عمرو کے لبوں پر بڑی مضحکہ خیز مسکراہٹ رقصاں تھی۔

تمام ساحروں کے بے ہوش ہوتے ہی عمرو نے اپنی زنبیل سے استرا نکالا اور ایک ایک کر کے ان کے سر داڑھی اور مونچھیں مونڈھنے لگا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اس نے بے ہوش مامون جادوگر کو اپنی زنبیل سے باہر نکالا۔ پھر اس کا بھی سر، داڑھی اور مونچھیں مونڈھ ڈالیں۔

تمام ساحروں کے سر اور مونچھیں مونڈھنے کے بعد عمرو نے دربار

میں لوٹ مار شروع کر دی۔ پل بھر میں اس نے دربار کا سارا خزانہ لوٹ کر زنبیل میں داخل کر دیا تھا...... اب عمرو نے زنبیل سے کاغذ اور قلم نکالا اور ایک تحریر لکھ کر مامون جادو کے گلے میں لٹکا دی۔

اب عمرو نے روغن عیاری سے اپنا بہروپ بھرا اور ایک خوفناک ساحر کا روپ دھار کر دربار سے باہر نکل آیا۔ محل کے پہریداروں نے اسے دیکھتے ہی دروازے کھول دیئے اور عمرو اکڑتا ہوا محل سے باہر نکل گیا۔

☆......☆......☆

عمرو کا بھوت

مامون جادوگر کو ہوش آیا تو اپنے درباریوں کی حالت دیکھ کر وہ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہونے لگا...... مامون جادوگر کی ہنسی کی آواز سن کر اس کے درباری بھی ہوش میں آ گئے۔ جب ان کی نظر مامون جادوگر پر پڑیں تو وہ سب زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ یہ دیکھ کر مامون جادوگر غصے سے گرجا۔

''او نالائقو تمہیں کیا ہو گیا ہے...... کہیں سب کے سب پاگل تو نہیں گئے۔''

''شہنشاہ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟'' ایک ساحر نے مامون جادوگر سے پوچھا۔

''مجھے کیا ہو سکتا ہے............ میں تو بالکل ٹھیک ہوں...... البتہ تم سب کے حلیے بگڑ چکے ہیں...... جا کر آئینہ دیکھو۔ بالکل چھلے ہوئے انڈے کی طرح لگ رہے ہو۔'' مامون جادو نے تمسخر اُڑاتے ہوئے

جواب دیا۔

''شہنشاہ پہلے آپ آئینہ دیکھیں۔ آپ بھی بالکل ......''

'' بکواس بند کرو نالائق ۔ تمہاری یہ جرأت ...... میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا۔'' مامون جادو غصے سے چلایا۔

اتنے میں تمام ساحروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا...... پھر وہ حیرت سے اچھل پڑے...... تمام ساحروں کے حلیے بگڑے ہوئے تھے ...... کسی کے بھی سر یا چہرے پر ایک بال تک نہ تھا۔

''شہنشاہ یہ آپ کے گلے میں کیا لٹک رہا ہے؟''

ایک ساحر نے مامون جادو کے گلے میں لٹکے ہوئے کاغذ کی طرف اشارہ کیا۔

مامون جادو نے جلدی سے اپنے گلے کی طرف دیکھا ...... پھر دوسرے ہی لمحے وہ حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے گلے میں ایک کاغذ لٹک رہا تھا۔ مامون جادو نے کاغذ اتار کر پڑھا۔ لکھا تھا۔

''طلسم ہوشربا کے ساتویں طلسم کے مالک شہنشاہ مامون جادوگر کے لئے باعث عبرت۔ مامون جادوگر اگر تم مزید ذلت سے بچنا چاہتے ہو تو میرے دوست فیضان کو میرے حوالے کر دو۔ اگر تم نے میرے دوست کو رہا نہ کیا تو تمہیں اس سے زیادہ ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں تمہارا دربار لوٹ کر اور تمہارے حلیے بگاڑ کر جا رہا ہوں۔ میں تمہارے طلسم میں موجود ہوں۔ اگر مجھے تلاش کر سکتے ہو تو کر لو میں تمہارے ہاتھ آنے والا نہیں۔ شہنشاہ عیاراں خواجہ عمرو عیار۔''

تحریر پڑھ کر مامون جادو غصے سے کانپنے لگا۔ اس نے کاغذ پرزے پرزے کر کے ہوا میں اچھال دیا۔

''عمرو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' اس نے غراتے ہوئے کہا۔

''شہنشاہ اس نانہجار کو عبرت ناک سزا دیں۔ اس نے تو ہم سب کے حلیے بگاڑ کر رکھ دیئے ہیں۔ ہم تو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے۔ اب تو ہمارے بیوی بچے بھی ہمیں پہچاننے سے انکار کر دیں گے۔ ان کے سامنے ہماری کتنی بے عزتی ہوگی۔'' ایک ساحر نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

''تم فکر نہ کرو جوجی جادوگر۔ میں اس عمرو کے بچے کو ایسی خوفناک سزا دوں گا کہ موت بھی کانپ اٹھے گی۔''

مامون جادوگر نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے سحر پڑھ کر زمین پر پھونکا۔ زمین شق ہوئی اور ایک پتلا برآمد ہوا۔ پتلے کی شکل اس قدر خوفناک تھی کہ دیکھ کر جھرجھری آ جاتی تھی۔

''کیا حکم ہے میرے آقا۔'' پتلے نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے مامون جادوگر نے پوچھا۔

''ہیبت جادوگر ہمارا دشمن عمرو عیار اس طلسم میں کہیں چھپا ہوا ہے۔ اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے پیش کرو۔'' مامون جادو نے طلسمی پتلے ہیبت جادوگر سے کہا۔

"جو حکم میرے آقا ...... میں ابھی گیا اور ابھی آیا۔" یہ کہہ کر پتلے نے زمین میں غوطہ لگایا اور غائب ہو گیا۔

عمرو مامون جادوگر کے محل سے نکل کر ساتویں طلسم کے بازاروں میں گھومنے لگا ...... بازاروں میں ہر طرف خوفناک شکلوں والے ساحر بڑے بڑے جھولے اور منکے گلے میں ڈالے گھومنے پھرنے اور خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ ہر طرف بڑی بڑی سجی ہوئی دکانیں تھیں۔ عمرو ان بازاروں میں گھومتا ہوا لاپرواہی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ کبھی کبھی وہ کسی دکان پر رک کر کوئی چیز دیکھتا پھر آگے بڑھ جاتا۔

عمرو نے سوچا کچھ شرارت کی جائے۔ یہ سوچ کر اس نے اپنی زنبیل میں سے سلیمانی چادر نکالی اور اپنے سر پر اوڑھ لی۔ کچھ ساحروں نے عمرو کو جب یکا یک غائب ہوتے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ وہ چہ میگوئیاں کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے...... اب عمرو ایک ساحر کے قریب پہنچا اور اس کا ناک کھینچنے لگا...... ساحر بوکھلا کر پیچھے ہٹا اور جلدی سے اپنے ناک کو چھونے لگا...... اب عمرو نے ایک اور ساحر کے سر پر چپت رسید کی۔ اس ساحر نے بوکھلا کر پیچھے مڑ کر دیکھا ...... اس کے پیچھے ایک موٹی توند والا ساحر آ رہا تھا ...... اس نے سمجھا کہ یہ حرکت اس نے کی ہے...... اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اسے طمانچہ رسید کر دیا۔ اب تو موٹی توند والے ساحر نے غصے سے پہلے ساحر کی طرف دیکھا اور اسے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا۔

دونوں ساحر آپس میں گتھم گتھا ہو گئے تھے۔ عمرو نے دونوں کے

سر پر ایک ایک چپت رسید کی۔ دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ کر حیرت سے دائیں بائیں دیکھنے لگے...... عمرو نے آگے بڑھ کر ایک ساحر کی ٹانگ کھینچ لی۔ یہ ہنگامہ دیکھ کر بازار میں گھومتے ہوئے باقی ساحر ان کے گرد جمع ہو گئے ...... اب عمرو کے دل میں آئی تو اس نے دونوں مٹھیوں میں خاک سمیٹ کر اس مجمع کی طرف اچھال دی۔ جونہی خاک ساحروں کی آنکھوں میں پڑی تو وہ چلاتے ہوئے پیچھے ہٹے ...... عمرو کے ہاتھوں میں ایک تماشا آ گیا تھا۔ اس نے پھر دونوں مٹھیوں میں خاک بھری اور ایک بار پھر مجمع کی طرف اچھال دی۔

مجمع بوکھلا کر پیچھے ہٹا اور عمرو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگا...... مجمع میں بھوت بھوت کی صدائیں گونجنے لگیں اور مجمع چھٹنے لگا...... وہ دو ساحر جو آپس میں گتھم گتھا تھے۔ وہ بھی گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے...... آناً فاناً پورے بازار میں یہ خبر گشت کرنے لگی کہ طلسم میں کوئی بھوت آ گھسا ہے ...... ہر ساحر سہا سہا ایک دوسرے کو دیکھ رہا تھا۔

اب عمرو ایک دکان کے اندر گھسا...... دکان میں کچھ گاہک خرید و فروخت میں مصروف تھے...... عمرو نے ان میں سے ایک گاہک کی ٹانگ کھینچ لی۔ اس ساحر نے سنبھلنے کی کوشش کی۔ اس دوران اس کا ہاتھ ایک ساحر کی گردن سے ٹکرایا...... ساحر سمجھا کہ یہ مجھ سے مذاق کر رہا ہے اس نے بغیر کچھ سوچے سمجھے اس ساحر کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ اب تو پہلے ساحر کو بھی غصہ آ گیا ...... اس نے دونوں

ہاتھوں سے اس ساحر کا گریبان تھاما اور اسے گھسیٹتا ہوا دکان سے باہر لے آیا۔

عمرو بھی قہقہے لگاتا ہوا دکان سے باہر نکلا ...... جب ساحروں نے قہقہے کی آواز سنی اور انہیں قہقہے لگانے والا نظر نہ آیا تو ان کی گھگی بندھ گئی ...... وہ خوف زدہ نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

پھر وہ بھوت بھوت کہہ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

عمرو کے ہاتھ تو ایک شغل آ گیا تھا۔ وہ زور دار آواز میں چلایا۔

''میں عمرو عیار کا بھوت ہوں ...... میں تم سب کو ملیا میٹ کر کے رکھ دوں گا۔ اس پورے طلسم کو خاکستر کر کے رکھ دوں گا۔''

''بھ ...... بھو ...... بھو ...... بھوت۔''

ساحر چلاتے ہوئے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے ...... اور کچھ سر پر پاؤں رکھنے کے چکر میں۔ اپنے پاؤں سے بھی محروم رہ گئے ...... وہ بوکھلا کر گرے ...... اور دوسرے ساحر ان کے اوپر پھلانگتے ہوئے گزرتے چلے گئے ...... اور وہ بے چارے کچل کر رہ گئے .... ہر طرف عجیب ہڑبونگ کا سماں تھا ......ساحر خوف سے چلاتے ہوئے اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔

ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ عمرو کا بھوت کیا چیز ہے ...... وہ تو بھوت کا نام سن کر ہی خوف زدہ رہ گئے تھے وہ خود اتنے بڑے ساحر تھے کہ بھوت بھی ان کے آگے پانی بھرتے تھے ......مگر اس وقت تو وہ خود بھوت کے آگے پانی بھرتے نظر آ رہے تھے ...... اب عمرو کو ایک اور

شرارت سوجھی ...... وہ فوراً سلیمانی چادر اتار کر ظاہر ہو گیا۔

اب جو ساحروں نے عمرو کو ظاہر ہوتے دیکھا تو خوف سے تھر تھر کانپنے لگے۔

''ہا ہا ...... ہا ...... ہا ہا ...... عمرو کے بھوت سے ڈر گئے؟'' عمرو نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اب جو انہوں نے عمرو کے بھوت کو ظاہر ہوتے دیکھا تو خوف سے تھر تھر کانپنے لگے ...... عمرو ایک بار پھر سلیمانی چادر اوڑھ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا ...... وہ حیران اور خوفزدہ تھے کہ یہ عمرو کا بھوت کہاں سے آ گیا۔

عمرو کے ہاتھ اچھا خاصا تماشا آ گیا تھا۔ وہ کبھی ظاہر ہو جاتا اور کبھی غائب ہو جاتا ...... عمرو کے بھوت کے خوف کی وجہ سے سارا بازار سنسان ہو گیا ...... اب عمرو نے اپنی سلیمانی چادر اتاری اور اطمینان سے لوٹ مار میں مصروف ہو گیا ...... وہ چیزیں اٹھا اٹھا کر اپنے زنبیل میں بھرنے لگا ...... دکانداروں نے عمرو کے بھوت کو لوٹ مار میں مصروف دیکھا تو وہ سحر پڑھتے ہوئے اس کی طرف لپکے ...... عمرو نے اپنی زنبیل سے چند نارنگیاں نکال کر ان کی طرف اچھال دیں۔ نارنگیاں پھٹتے ہی ان میں سے بے ہوشی کا دھواں نکلا ...... اور وہ دکان دار بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑے۔ عمرو ایک بار پھر لوٹ مار میں مصروف ہو گیا۔

اسی لمحے زمین شق ہوئی اور مامون جادوگر کا طلسمی پتلا زمین

سے برآمد ہوا۔ عمرو فوراً ہوشیار ہو گیا۔ اس نے جلدی سے سلیمانی چادر اوڑھی اور نظروں سے غائب ہو گیا ...... پتلا حیرت سے عمرو کو دائیں بائیں تلاش کرنے لگا۔

عمرو کو ایک اور شرارت سوجھی۔ اس نے طلسمی پتلے کے قریب پہنچ کر اس کی ایک ٹانگ کھینچ لی۔ طلسمی پتلا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا ...... اور چاروں شانے چت زمین پر گر پڑا۔ عمرو چھلانگ لگا کر اس کے سینے پر سوار ہوا ...... اور اپنا منہ اس کے کان کے قریب لے جا کر بولا۔

''میں عمرو کا بھوت ہوں ...... اگر اپنی خیرت چاہتے ہو تو یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ ...... ورنہ تمہیں جلا کر راکھ کر دوں گا۔''

پتلا تو پہلے ہی عمرو کو غائب ہوتا دیکھ کر بوکھلا گیا تھا ...... اب جو اس نے عمرو کے بھوت کی آواز سنی تو مزید گھبرا گیا ...... اس نے کوئی سحر پڑھ کر سامنے کی طرف پھونکا، مگر عمرو تو پہلے ہی چھلانگ لگا کر پرے ہٹ چکا تھا۔ اب عمرو نے طلسمی پتلے کو بالوں سے پکڑ کر کھینچا ...... طلسمی پتلا ہوا میں ہاتھ پاؤں چلانے لگا ...... اس نے خود کو عمرو کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی ...... مگر بے سود۔

عمرو اس کے بال چھوڑ کر اس کی ٹانگوں کی طرف آیا ...... اور اس کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر کھینچنے لگا ...... طلسمی پتلا اس نادیدہ قوت کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے ...... اس نادیدہ دشمن کو کس طرح شکست دے۔ وہ سحر پڑھ کر

عمرو پر پھونکنے کی کوشش کرتا۔ مگر عمرو اس کا سحر مکمل ہونے سے پہلے ہی وہاں سے ہٹ جاتا اور طلسمی پتلے کا یہ سحر بیکار جاتا۔ اب تو طلسمی پتلا بڑا سٹپٹایا۔

عمرو مسلسل اسے زچ کر رہا تھا۔ کبھی وہ اس کی ٹانگ کھینچتا اور کبھی اس کے بال ...... طلسمی پتلا تلملا رہا تھا ...... اس نے اس نادیدہ دشمن کو پکڑنے کی بڑی کوشش کی ...... چونکہ عمرو غائب تھا ...... اس لئے اس کے ہاتھ میں نہیں آ رہا تھا۔

کچھ دیر عمرو اس کے ساتھ دل لگی کرتا رہا ...... پھر وہ سلیمانی چادر اتار کر ظاہر ہو گیا ...... طلسمی پتلے نے عمرو کو ظاہر ہوتے دیکھا تو فوراً سحر پڑھ کر اس پر پھونکا ...... عمرو نے بھی اپنی زنبیل میں سے چند کنکریاں نکال کر اس کی طرف اچھال دیں ...... کنکریاں بڑے بڑے سانپوں میں تبدیل ہو گئیں۔ وہ سانپ طلسمی پتلے کے جسم سے لپٹ گئے ...... اور طلسمی پتلے کے سحر سے عمرو ہوا میں الٹا معلق ہو گیا ...... وہ ہوا میں ہی ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔

طلسمی پتلے نے خود کو اس سانپوں سے چھڑانے کی کوشش کی ...... مگر سانپوں کی گرفت اس کے جسم پر سخت ہوتی جا رہی تھی۔ عمرو بھی ہوا میں معلق سیدھا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

پھر عمرو نے ہوا میں الٹا لٹکے لٹکے زنبیل میں سے چھتری نکال کر کھولی۔ چھتری کے کھلتے ہی طلسمی پتلا چھتری تلے آ کر الٹا لٹک گیا۔ اور لگا چیخنے چلانے ...... طلسمی پتلا اور عمرو دونوں ہوا میں الٹا لٹک رہے

تھے۔

بازاروں میں جو اِکا دُکا ساحر گھوم پھر رہے تھے۔ وہ ان دونوں کو ہوا میں الٹا لٹکا دیکھ کر مجمع کی صورت میں ان کے سامنے جمع ہونا شروع ہو گئے ...... لوگ ان دونوں کو الٹا لٹکے دیکھ کر قہقہے لگانے لگے۔ عمرو تو بڑا سٹپٹایا ...... اس نے اسم اعظم پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکا...... اسی لمحے عمرو سیدھا ہو کر زمین پر گر پڑا۔

طلسمی پتلا بدستور ہوا میں اُلٹا لٹک رہا تھا۔ اب عمرو نے طلسمی پتلے کو گردن سے دبوچ کر زنبیل میں پھینک دیا۔ ساحروں نے جو یہ دیکھا تو وہ خوف زدہ نظروں سے عمرو کی طرف دیکھنے لگے۔

''بھاگ جاؤ یہاں سے، ورنہ تمہارا بھی یہی حشر کر دوں گا۔''

عمرو نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے ان ساحروں سے کہا۔

یہ سنتے ہی ساحر وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے۔

اب عمرو سینہ تانے بازاروں میں اکڑ اکڑ کر گزرنے لگا ...... تمام بازار عمرو کے بھوت کی وجہ سے سنسان ہو چکے تھے۔ عمرو کے لئے یہ سنہرا موقع تھا۔ وہ تو دونوں ہاتھوں سے لوٹ مار میں مصروف ہو گیا۔ اگر اس کا بس چلتا تو وہ اپنے پیروں سے بھی لوٹ مار میں مصروف ہو جاتا۔ پل بھر میں پورا بازار لٹ چکا تھا۔ عمرو کندھے پر زنبیل لٹکائے مزے سے چل رہا تھا۔

اچانک شوں کی زور دار آواز گونجی اور کوئی چیز عمرو کے سر پر سے تیزی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ عمرو گھبرا کر جھک گیا۔ پھر اس نے سر

اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا ...... اس کی گھگی بندھ گئی۔ ایک دیو ہیکل پرندہ آسمان پر اڑ رہا تھا۔ اب وہ پرندہ مڑ کر عمرو کی طرف آیا اور اپنے تیز لمبے پنجے کھول کر عمرو پر جھپٹا۔ عمرو نے پرندے کی گرفت سے بچنے کی لاکھ کوشش کی مگر پرندہ اسے دونوں پنجوں میں جکڑ کر آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگا۔

عمرو پرندے کے پنجوں میں مچلنے لگا۔ پرندے کی گرفت بڑی مضبوط تھی۔ عمرو نے اب نیچے جھک کر دیکھا تو خوف سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ نیچے اسے مکانات چھوٹے چھوٹے نظر آ رہے تھے۔ اگر وہ اتنی بلندی سے نیچے گر جاتا تو اس کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا۔ عمرو دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگا کہ پرندہ کہیں اسے اپنے پنجوں کی گرفت سے آزاد نہ کر دے ...... اگر پرندے نے ایسا کیا تو اس کا کیا حشر ہو گا ...... یہ سوچ کر وہ کانپ اٹھا۔

پرندہ مسلسل آسمان کی بلندیوں پر پرواز کر رہا تھا ...... اب تو زمین بھی عمرو کو ایک گیند کی طرح نظر آنے لگی تھی۔ پرندہ پرواز کرتا ہوا اوپر ہی اوپر چلا جا رہا تھا ...... پھر اچانک پرندے نے ایک غوطہ لگایا۔ عمرو پرندے کے پنجوں سے چھوٹ کر نیچے گرنے لگا۔ عمرو کا تو وہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ وہ تیزی سے نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ اسی لمحے پرندے نے نیچے کی طرف غوطہ لگایا۔ وہ فضا میں ہی عمرو پر جھپٹا۔ مگر عمرو اس کی گرفت میں نہ آ سکا۔ اب تو عمرو کو اپنی موت سامنے نظر آ رہی تھی۔

وہ قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گر رہا تھا۔ عمرو نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں اور دل ہی دل میں اللہ کو پکارنے لگا۔ وہ ہی تیزی سے موت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ زمین آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھی۔

☆......☆......☆

قیدی ملکہ

عمرو نے موت کو قریب دیکھ کر آنکھیں بند کر لیں۔اچانک اس کا جسم اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔عمرو نے فوراً آنکھیں کھول کر دیکھا۔ وہ ایک بار پرندے کے پنجوں میں جکڑا ہوا تھا۔عمرو نے موت کے منہ سے بچ جانے پر خدا کا شکر ادا کیا۔

اب پرندہ ایک بار پھر اسے بلندیوں کی طرف لے جا رہا تھا۔ عمرو نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا۔ پرندہ اوپر جانے کے بجائے سامنے کے رخ پرواز کر رہا تھا۔ کتنے ہی صحرا اور میدان میں آئے اور گزر گئے۔ پرندہ اسے لے کر اڑتا جا رہا تھا۔اب پرندہ اسے لے کر چٹانی علاقے میں پہنچ گیا۔ یہاں چھوٹی چھوٹی چٹانیں سر اٹھائے کھڑی تھیں۔عمرو نے نیچے جھک کر دیکھا تو اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ اس وادی میں جا بجا ہیرے جواہرات بکھرے پڑے تھے۔ یہ دیکھ کر عمرو نے خود کو پرندے کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی مگر

پرندے کی گرفت مضبوط تھی۔ عمرو پرندے کے پنجوں میں مچلنے لگا۔

کچھ ہی دیر بعد پرندے نے اپنے پنجے کھول کر عمرو کو نیچے گرا دیا۔ عمرو تیزی سے نیچے گرنے لگا۔ فاصلہ زیادہ نہ تھا۔ پھر اچانک عمرو کو جھرجھری آ گئی۔ نیچے وادی میں لا تعداد سانپ رینگ رہے تھے عمرو ایک بار پھر موت کے منہ میں گر رہا تھا۔

''اف اب کیا ہو گا ۔ یہ سانپ تو ڈس ڈس کر میرا جسم چھلنی کر دیں گے۔'' عمرو زیر لب بڑبڑایا۔

پھر عمرو دھڑام سے نیچے گر پڑا ...... کتنے ہی سانپ اس کی طرف لپکے۔ عمرو فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے پہلے کہ سانپ اس کے قریب پہنچتے عمرو چھلانگیں لگاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا۔ کبھی کبھی اس کے پاؤں سانپوں کے جسم اور ان کے سروں پر پڑتے اور وہ تڑپ کر اسے ڈسنے کے لیے زبانیں لپکاتے مگر عمرو چھلانگیں لگا کر آگے بڑھ جاتا۔

وہ ایک عجیب مصیبت میں پھنس چکا تھا۔ سانپ تھے کہ ختم ہونے کا نام نہ لے رہے تھے۔ وادی میں بکھرے جواہرات سمیٹنے کے لئے عمرو کا دل مچل رہا تھا۔ وہ مجبور تھا۔ اگر وہ جواہرات سمیٹنے کے چکر میں پڑتا تو سانپ اسے ڈس لیتے۔ عمرو کتنی ہی دیر سانپوں کے درمیان یونہی بھاگتا رہا۔

اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال کوندے کی طرح لپکا۔ اس نے بھاگتے بھاگتے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اوڑھ لی۔ اب وہ

نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا...... عمرو اب جواہرات پر جھپٹا اور تیزی سے جواہرات اپنی زنبیل میں ڈالنے لگا۔ سانپوں کو عمرو کی خوشبو آ رہی تھی۔ مگر انہیں اس کا جسم نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے اپنی لمبی زبانیں باہر لہراتے۔ چونکہ عمرو غائب تھا۔ اس لئے ان کی زبانیں عمرو کے جسم سے پار ہو جاتیں۔

عمرو مزے سے جواہرات سمیٹ سمیٹ کر اپنی زنبیل میں ڈال رہا تھا اور سانپ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر سر پٹخ رہے تھے۔ یہ وادی بہت بڑی تھی اور ساری وادی جواہرات سے بھری ہوئی تھی۔ اتنی دولت دیکھ کر تو عمرو پاگل ہوا جا رہا تھا۔ دولت سمیٹتے سمیٹتے وہ تھک گیا۔ مگر جواہرات تو ختم ہونے کا نام نہ لے رہے تھے۔

جب عمرو تھک گیا تو وہ ایک چٹان کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گیا...... اسے اپنے دوست فیضان کی یاد ستانے لگی۔ ناجانے وہ کس حال میں ہو گا...... عمرو کو تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مامون جادوگر نے اسے کہاں قید کر رکھا ہے۔

عمرو کافی دیر چٹان سے پشت لگائے فیضان کے متعلق سوچتا رہا۔ وہ اس علاقے سے جلد از جلد نکل کر مامون جادوگر کے طلسم میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ عمرو کچھ دیر ستانے کے بعد اٹھا اور اپنے سفر کا آغاز کر دیا۔ جواہرات پتھروں کی طرح اس کے پیروں تلے آتے مگر عمرو تو اپنے دوست کے غم میں پریشان تھا۔ اب اسے ان جواہرات

سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ پھر اس وادی میں سانپ ادھر ادھر رینگ رہے تھے۔ عمرو غصے سے ان سانپوں کو کچلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

چلتے چلتے شام ہو گئی۔ اب اسے دور میدانی علاقہ نظر آ رہا تھا۔ عمرو جلدی جلدی ان سانپوں کی وادی سے نکل جانا چاہتا تھا۔ سانپوں کی وادی سے نکل کر میدانی علاقے میں پہنچنے کے بعد عمرو نے سلیمانی چادر اتار کر زنبیل میں رکھی اور تیز تیز قدموں سے چلنا شروع کر دیا۔

رات آہستہ آہستہ گہری ہوتی جا رہی تھی۔ آسمان نے ستاروں کی چادر اوڑھ لی تھی۔ اب ہر طرف تاریکی کا راج تھا۔ آسمان پر ٹمٹمانے والے ستارے میدان میں ہلکی ہلکی روشنی بکھیر رہے تھے۔

جب رات کافی بیت گئی تو عمرو کو بھوک ستانے لگی۔ عمرو نے زنبیل سے خیمہ نکال کر نصب کیا۔ پھر آرام کرنے کی غرض سے خیمے میں داخل ہو گیا۔ عمرو نے زنبیل سے پرندے کا بھنا ہوا گوشت نکال کر پیٹ کا دوزخ بجھایا۔ پھر آرام کرنے کی غرض سے خیمے میں ایک طرف قالین پر لیٹ گیا۔

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ اس کا ذہن دور کہیں خلاؤں میں بھٹک رہا تھا۔ اسے مامون جادوگر پر بے انتہا غصہ آ رہا تھا۔ اگر اس رات مامون جادو اس کے قریب ہوتا تو وہ اس کا منہ نوچ لیتا۔ وہ نجانے کتنی دیر خیالوں کی وادیوں میں بھٹکتا رہا۔ پھر نیند

اس پر غالب آنے لگی۔ اس نے بوجھل آنکھیں بند کیں اور نیند کی وادی میں اترتا چلا گیا۔

اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر اٹھا رہا ہے۔ عمرو نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ خیمے میں اور کوئی بھی موجود نہ تھا۔ عمرو حیرت سے خیمے میں تکنے لگا۔ پھر اس نے اسے اپنا وہم سمجھ کر آنکھیں موند لیں۔ ایک بار پھر اسے یہ محسوس ہوا جیسے کوئی اسے جھنجھوڑ رہا ہے۔ عمرو نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں مگر وہاں تو کوئی نہ تھا۔

اب تو عمرو بڑا سٹپٹایا۔ اسے اب بھی یہی محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کوئی اسے ہولے ہولے جھنجھوڑ رہا ہو۔ عمرو اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''اے شہنشاہ عیاراں ایک فریادی کا سلام قبول کیجئے۔''

عمرو کی سماعت سے کسی خاتون کی آواز ٹکرائی۔

عمرو نے اندھیرے میں آنکھیں مل کر خیمے میں دیکھا مگر وہاں تو کوئی بھی نہ تھا۔

''اے شہنشاہ عیاراں ...... میں آپ کو نظر نہیں آ سکتی۔'' خیمے میں وہی آواز گونجی۔

''تم کون ہو؟'' عمرو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''میں ایک مظلوم عورت ہوں۔'' عمرو کی سماعت سے آواز ٹکرائی۔

''تم نظر کیوں نہیں آتی؟'' عمرو نے پوچھا۔

''میں زمین کی ساتویں تہہ میں قید ہوں ...... خدا کے لئے مجھے اس عذاب سے نجات دلا دو۔'' مظلوم عورت کی آواز آئی۔

''زمین کی تہہ میں ...... تمہیں وہاں کس نے قید کر رکھا ہے؟'' عمرو نے پوچھا۔

''اس طلسم کے ساحر بادل جادوگر نے ...... اس نے مجھ سے میری سلطنت چھین کر مجھے زمین کی ساتویں تہہ میں قید کر لیا ہے۔ اگر تم نے مجھے اس کی قید سے نجات نہ دلائی تو وہ ظالم مجھے ہلاک کر دے گا۔ کیا تم ایک مظلوم عورت کی مدد نہیں کرو گے؟''

قیدی ملکہ کی آواز خیمے میں ابھری۔

''یہ تو کوئی دھوکہ بھی ہو سکتا ہے ...... کیا پتہ تمہیں میرے دشمن مامون جادوگر نے بھیجا ہو۔'' عمرو نے تیز لہجے میں کہا

''شہنشاہ عیاراں میری بات پر یقین کرو۔ میں ہی اس پرندے کے ذریعے تمہیں اس وادی میں لے کر آئی ہوں۔'' قیدی ملکہ کی آواز آئی۔

''میں تمہیں زمین کی ساتویں تہہ سے کیسے نجات دلا سکتا ہوں؟'' عمرو نے پوچھا۔

''تم اپنی آنکھیں بند کر لو ......تم میرے سحر کی بدولت زمین کی ساتویں تہہ میں اتر آؤ گے۔'' عمرو کی سماعت سے قیدی ملکہ کی آواز

ٹکرائی۔

عمرو کے دل میں ہمدردی کا جذبہ امڈ آیا ...... اس نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ عمرو کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کا جسم زمین کی تہہ میں اترتا جا رہا ہو ...... کچھ دیر بعد اس کے جسم کو ایک جھٹکا لگا...... عمرو نے آنکھیں کھول کر دیکھا ...... عمرو نے خود ایک میدان میں کھڑا پایا۔

''عمرو جہاں تم کھڑے ہو ...... وہاں زور سے زمین پر پاؤں مارو ...... وہاں سے زمین پھٹ جائے گی۔ نیچے ایک زینہ ہو گا۔ وہ زینہ اتر کر تم تہہ خانے میں آ جاؤ۔'' قیدی ملکہ کی آواز گونجی۔

عمرو نے کندھے اچکائے اور زمین پر زور سے پاؤں مارا، اس کے ساتھ ہی نیچے کی زمین شق ہو گئی۔ نیچے سنگ مرمر کا زینہ اتر رہا تھا ...... عمرو نے زینے کی طرف اپنے قدم بڑھا دیئے ...... وہ زینہ اتر کر نیچے تہہ خانے میں پہنچ گیا ...... اب اس کے سامنے ایک لمبی راہداری تھی۔

راہداری کے اختتام پر وہ ایک ہال کمرے میں پہنچ گیا ...... دوسرے ہی لمحے عمرو اپنی جگہ پر اچھل پڑا ...... کمرے میں ایک کونے میں ستون کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی زنجیروں کے ساتھ بندھی ہوئی تھی ...... دو خوفناک شکل کے ساحر جلاد اس پر کوڑے برسا رہے تھے۔ قیدی لڑکی کے حلق سے چیخیں نکلتیں تو جلاد ایک دوسرے کی طرف دیکھ

کر قہقہہ لگاتے۔ یہ دیکھ کر عمرو کی آنکھوں میں خون اتر آیا ...... قیدی لڑکی نے بھی عمرو کو دیکھ لیا تھا۔

''اب میرا نجات دہندہ آ گیا ہے ...... یہ تم سب کو جلا کر بھسم کر دے گا۔'' عمرو کو دیکھتے ہی قیدی لڑکی نے جلاد ساحروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

یہ سن کر جلاد ساحروں نے پلٹ کر عمرو کی طرف دیکھا۔ پھر وہ زور زور سے ہنسنے لگے ...... ہنستے ہنستے ان کے بڑے بڑے پیٹ یوں ہل رہے تھے جیسے ان کے جسموں میں زلزلہ آیا گیا ہو۔

''یہ مریل کیڑا ...... یہ ہمیں جلا کر بھسم کرے گا۔'' انہوں نے عمرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

''بے وقوفو ...... کیوں اپنی موت کو آواز دے رہے ہو؟''

عمرو نے گرج دار آواز میں کہا

''میرا خیال ہے پہلے تم سے نمٹ لیں۔'' یہ کہتا ہوا ایک جلاد کوڑا لہراتا ہوا عمرو کی طرف لپکا۔

عمرو پہلے ہی اس حملے کے لئے تیار تھا ...... اس نے زنبیل سے چھتری نکال کر کھولی اور اس کا رُخ ساحر کی طرف کر دیا۔ ساحر کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور وہ الٹا ہو کر چھتری کے نیچے آ کر لٹک گیا۔ کوڑا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر پڑا تھا ...... اور وہ چیختا چلاتا ہوا زور زور سے ہاتھ پاؤں ہلانے لگا۔ دوسرے جلاد نے جب اپنے ساتھی کا یہ

حشر دیکھا تو اس نے کوئی سحر پڑھ کر عمرو کی طرف پھونکا ...... عمرو ایک طرف ہو گیا ...... پھر اس نے اپنی چھتری کا رخ اس جلاد کی طرف کر دیا۔

دوسرا جلاد بھی عمرو کی چھتری کے نیچے الٹا لٹک گیا۔ دونوں جلاد چھتری کے نیچے سے نکلنے کے لئے زور زور سے ہاتھ پاؤں چلا رہے تھے ...... قیدی لڑکی دونوں جلادوں کا یہ حال دیکھ کر مسکرانے لگی۔ اب عمرو قیدی لڑکی کی طرف بڑھا ...... عمرو نے اس کی زنجیریں کھول کر آزاد کیا۔

''شہنشاہ عیاراں میں تمہاری مشکور ہوں، تم نے میری مدد کی ...... اب مجھ پر ایک احسان اور کرو ...... بادل جادوگر سے مجھے میری سلطنت واپس دلا دوہ ...... میں جواہرات سے تمہارا منہ بھر دوں گی۔'' لڑکی نے عمرو سے کہا۔

''یہ بادل جادوگر ہے کہاں ...... میں اسے ایسی عبرت ناک سزا دوں گا کہ اس کی آنے والی سات نسلیں بھی کانپ اٹھیں گی۔''

عمرو نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

''بادل جادوگر بہت زبردست ساحر ہے ...... یہ مامون جادوگر کا نائب ہے ...... سنا ہے مامون جادوگر نے ایک آدم زاد کو قید کر کے اس کی حویلی میں دیا ہے ...... اور بادل جادوگر اس پر بھی بے انتہا ظلم کرتا ہے۔'' لڑکی نے عمرو سے کہا۔

''آدم زاد۔'' یہ سن کر عمرو کا دھیان فوراً اپنے دوست فیضان کی طرف چلا گیا۔

''اچھا تو فیضان بادل جادوگر کی قید میں ہے ...... اب تو میں سے ایسی عبرت ناک سزا دوں گا کہ آئندہ کسی بھی ساحر کو یہ جرأت نہ ہو گی کہ کسی مسلمان کو پریشان کر سکے۔'' عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم اس نوجوان کو جانتے ہو۔ جسے بادل جادو نے قید کر رکھا ہے؟'' قیدی لڑکی نے عمرو سے پوچھا۔

''ہاں ...... وہ میرا دوست ہے ...... اسے مامون جادوگر نے غائب کروا دیا تھا ...... میں اس کی تلاش میں بھٹک رہا ہوں۔'' عمرو نے جواب دیا۔

''میرے ساتھ آؤ۔'' قیدی لڑکی نے عمرو کو ساتھ چلنے کے لئے کہا۔

عمرو نے چھتری تلے لٹکے دونوں ساحروں کو اپنی زنبیل میں ڈالا۔ پھر وہ اس قیدی لڑکی کے ساتھ روانہ ہو گیا۔

''میرا نام ملکہ نور جادو ہے۔'' لڑکی نے عمرو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''ہوں۔'' عمرو نے مختصر سا جواب دیا ...... پھر وہ ملکہ نور کے ساتھ راہداری میں آ گیا ...... راہداری میں ایک طرف دیوار پر سرخ نشان بنا ہوا تھا ...... ملکہ نور نے اس نشان پر اپنی انگلی رکھ کر دبائی ......

دوسرے ہی لمحے دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی ...... ملکہ نور عمرو کو لے کر دیوار کے راستے دوسری طرف آ گئی ...... اب وہ دونوں ایک خوبصورت باغ میں کھڑے تھے ...... باغ کے باہر ایک پُر رونق بازار تھا جہاں ساحر خرید و فروخت میں مصروف تھے ...... ملکہ نور نے سحر پڑھ کر اپنی شکل بدلی ...... اب وہ ایک ساٹھ سالہ بڑھیا کے روپ میں تھی۔

''آؤ میرے ساتھ۔'' ملکہ نور نے عمرو سے کہا۔

وہ دونوں آگے بڑھے اور باغ سے باہر آ گئے ...... اچانک ایک گرجدار آواز سن کر دونوں ٹھٹک کر رہ گئے۔ ملکہ نور نے مڑ کر دیکھا۔ خوف سے اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

کچھ فاصلے پر کھڑا ایک خوفناک شکل کا ساحر انہیں گھور رہا تھا۔

☆......☆......☆

عمرو کی عیاری

''ملکہ نور آپ اور یہاں؟'' ساحر کے لہجے میں حیرت تھی ...... یہ کہہ کر ساحر تیزی سے چلتا ہوا ملکہ نور کے قریب پہنچا ...... ملکہ نور کے چہرے پر گھبراہٹ اور خوف طاری تھا۔ وہ کبھی عمرو کی طرف دیکھتی اور کبھی اس ساحر کی طرف۔

''ملکہ گھبرایئے نہیں میں آپ کا وفادار خادم بجلی جادوگر ہوں...... ملکہ آپ کہاں چلی گئی تھیں ...... یہاں بادل جادوگر نے تباہی مچائی ہوئی ہے۔'' بجلی جادوگر نے ملکہ نور سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''میں ملکہ نور نہیں ہوں ...... تم دیکھ نہیں رہے، میں ایک بوڑھی عورت ہوں ...... ملکہ نور تو نوجوان اور خوبصورت لڑکی ہے۔'' ملکہ نور نے کہا۔

''ملکہ میں آپ کو پہچان گیا ہوں...... جب سے آپ غائب ہوئی ہیں ...... میں ہر جگہ آپ کو تلاش کر چکا ہوں ...... آپ کہاں چلی

گئی تھیں؟'' بجلی جادو نے ملکہ نور سے پوچھا۔

ملکہ نور عجیب تذبذب میں مبتلا تھی عمرو موقع کی نزاکت کو بھانپ کر آگے بڑھا۔

عمرو کو دیکھتے ہی بجلی جادو نے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''خواجہ عمرو عیار آپ ہی انہیں کچھ سمجھائیں ...... میں ان کا وفادار غلام ہوں۔''

عمرو نے ملکہ نور کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر وہ بجلی جادوگر سے مخاطب ہوا۔

''بادل جادوگر نے ملکہ نور کو قید کر کے خود سلطنت پر قبضہ کر لیا ہے۔''

''کیا ...... بادل جادوگر نے یہ سب کیا ہے ...... مگر وہ تو خود ملکہ تلاش میں مصروف ہے۔'' بجلی جادوگر کے لہجے میں حیرت تھی۔

''میرا خیال ہے پہلے ہمیں کسی محفوظ مقام پر چلنا چاہئے۔'' عمرو نے بجلی جادوگر سے کہا۔

''ٹھیک ہے ...... آپ دونوں میرے ساتھ آئیں۔'' بجلی جادوگر نے عمرو سے کہا۔

بجلی جادوگر انہیں لے کر اپنے محل میں آ گیا ...... پھر وہ انہیں لے کر اپنی خواب گاہ کے تہہ خانے میں اتر آیا۔

'' اگر یہ سب کیا دھرا بادل جادوگر کا ہے تو ہمیں جلد ہی اس سے نمٹنا چاہئے ...... اگر اسے ملکہ کے فرار کی خبر ہو گئی تو وہ چوکنا ہو

جائے گا ...... بادل جادوگر کو اس کے ظلم کی سزا ضرور ملنی چاہئے۔" بجلی جادوگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"بادل جادوگر کوئی معمولی ساحر نہیں ہے ...... پھر وہ مامون جادوگر کا نائب بھی ہے ...... میرا خیال ہے یہ سب مامون جادوگر کے اشارے پر ہوا ہے ...... ہمیں سب سے پہلے مامون جادوگر کو سبق سکھانا چاہئے۔" ملکہ نور نے تیز لہجے میں کہا۔

"ملکہ ہمیں جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لینا ہو گا ...... پہلے ہم بادل جادوگر پر ہاتھ ڈالیں گے ...... ویسے بھی مامون جادوگر میرا پرانا دشمن ہے ...... اس نے میرے دوست کو بھی اغوا کیا ہے...... اب وہ میرے عتاب سے نہیں بچ سکتا۔" عمرو نے کہا۔

"شہنشاہ عیاراں اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟" ملکہ نور نے عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ملکہ آپ بے فکر رہیں ...... اور دیکھتی جائیں میں بادل جادوگر کو کیسے تگنی کا ناچ نچاتا ہوں۔ جب تک میں واپس نہ آؤں، آپ اس تہہ خانے سے باہر نہ جائیں۔" عمرو نے اٹھتے ہوئے ملکہ نور کو ہدایت کی ...... پھر وہ بجلی جادوگر کو لے کر زینہ چڑھ کر اس کی خواب گاہ میں آ گیا۔

"شہنشا عیاراں اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟" بجلی جادوگر نے عمرو سے پوچھا۔

"میں بادل جادوگر کے محل میں جا رہا ہوں ...... باقی جو اللہ کو

منظور ہوا وہی ہوگا۔'' عمرو نے مختصر سا جواب دیا۔

''چلیں میں آپ کو بادل جادو کے محل کا راستہ دکھا دوں۔'' بجلی جادو نے کہا۔

پھر وہ دونوں بادل جادوگر کے محل کی طرف روانہ ہو گئے...... کچھ ہی دیر بعد انہیں دور سے بادل جادوگر کا محل دکھائی دیا، جہاں کبھی ملکہ نور کی حکومت ہوا کرتی تھی ...... بجلی جادوگر عمرو کو بادل جادوگر کا محل دور ہی سے دکھا کر پلٹ گیا ...... اب عمرو ایک لمبا چکر کاٹ کر محل کے پچھلے گوشے میں پہنچا ...... وہاں اس نے روغن عیاری سے اپنا حلیہ بدلا ...... ایک نوجوان لڑکے کا روپ اختیار کرنے کے بعد ایک درخت کے سائے تلے بیٹھ کر تنبورہ بجانے لگا...... اور اپنی پُرسوز آواز میں ایک گیت چھیڑ دیا۔

عمرو کی آواز اس قدر خوش کن تھی کہ اُڑتے ہوئے پرندے بھی درختوں پر آبیٹھے اور عمرو کی آواز کے سحر میں کھو گئے ...... اور محل کے دربان بھی عمرو کی پرسوز آواز میں گیت سن کر دیوانہ وار درخت کی طرف بڑھنے لگے...... عمرو آنکھیں موندیں تنبورہ بجانے اور گیت گانے میں مصروف رہا ...... اسے امید تھی کہ بادل اس کے گیت کی آواز سن کر بے چین ہو کر اسے اپنے محل میں طلب کرے گا۔

کچھ ہی دیر بعد عمرو کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی ...... بادل جادوگر کے محل کے اندر کے چند محافظ وہاں آئے ...... اور عمرو کو اپنے ساتھ محل میں لے گئے ...... بادل جادوگر شاہی تخت پر بڑے غرور سے

بیٹھا ہوا تھا۔

''اے لڑکے وہ گیت تم گا رہے تھے؟'' اس نے تیز لہجے میں عمرو سے پوچھا۔

''جی حضور وہ گیت میں ہی گا رہا تھا۔'' عمرو نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

''خوب ...... تم اچھا گا لیتے ہو ...... ہم تمہیں اپنے شاہی گویوں میں شامل کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ آج سے تم شاہی دربار میں گایا کرو گے اور ہمارا دل بہلایا کرو گے۔'' بادل جادوگر نے کہا۔

''حضور کی بندہ پروری ہے...... ورنہ میں اس لائق کہاں۔'' عمرو نے جھکتے ہوئے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے اب ہمیں کوئی اچھا سا گیت سناؤ۔'' بادل جادوگر نے عمرو کو حکم دیا۔

''حضور اگر اجازت دیں تو میں شربت بھی بڑا اچھا بناتا ہوں...... میں اپنے ہاتھوں سے حضور کو اور تمام درباریوں کو شربت پلانا چاہتا ہوں۔ آپ نے اتنا لذیذ شربت کبھی نہ پیا ہو گا۔'' عمرو نے بادل جادوگر سے فرمائش کی۔

''ٹھیک ہے ہماری طرف سے اجازت ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے حکم دیا کہ اس مغنی لڑکے کو شربت سازی کا سامان مہیا کیا جائے...... کچھ ہی دیر میں عمرو کو شربت سازی کا سامان مہیا کر دیا گیا۔ اب عمرو نے شربت بنایا ...... پھر اس نے سب کی نظر بچا کر اس میں سفوف بے

ہوشی ملا دیا ...... اب عمرو نے ایک تان چھیڑی اور اپنی سریلی آواز میں نغمگی شروع کر دی۔ عمرو کی سریلی آواز سن کر سارا دربار جھوم اٹھا ...... اب عمرو اپنی جگہ سے اٹھا اور صراحی میں سے شربت کے گلاس بھر بھر کر بادل جادوگر اور تمام درباریوں کو شربت پلانے لگا۔

بادل جادوگر اور تمام درباری گیت سنتے ہوئے غٹا غٹ شربت چڑھانے لگے۔ کچھ ہی دیر بعد سفوف بے ہوشی نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا ...... ایک ایک کر کے درباری جھولتے ہوئے گرتے اور بے ہوش ہوتے گئے ...... بادل جادوگر نے گھبرا کر اپنے ہاتھ میں پکڑا شربت کا گلاس پٹخا اور تخت سے اٹھ کر عمرو کی طرف بڑھا ...... مگر دو قدم چلنے کے بعد ہی وہ لڑکھڑا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

عمرو تنبورہ پھینک کر بادل جادوگر کی طرف بڑھا ...... اس نے زنبیل سے استرا نکال کر اس کے سر ڈاڑھی اور مونچھوں کے بال صاف کئے ...... پھر وہ دوسرے درباریوں کی طرف لپکا ...... اور ان کا بھی وہی حشر کیا ...... جو بادل جادوگر کا کر چکا تھا ...... اب اس نے ان سب کی قیمتی پوشاکیں اتار دیں ان کے گلے اور ہاتھوں میں پڑے جواہرات نوچ نوچ کر اتارے۔ سارے دربار کا سامان غائب کر کے اپنی زنبیل میں رکھا۔

اس کام سے فارغ ہو کر عمرو نے زنبیل سے روغن عیاری نکال کر اپنا بہروپ بدلا ...... اور ان ساحروں میں سے ایک کا بہروپ بدلنے کے بعد اپنا بہروپ اس کے چہرے پر بھرا ...... زنبیل سے کاغذ

قلم نکال کر ایک تحریر لکھی اور اسے بادل جادوگر کے گلے میں لٹکا دیا۔

عمرو نے جس ساحر کے چہرے پر اپنا بہروپ بدلا تھا۔ اس نے اس ساحر کی زبان میں ایک طلسمی کیل ٹھونک دیا۔ اب وہ ساحر قوت گویائی سے محروم ہو چکا تھا...... اس کام سے فارغ ہو کر عمرو نے بے ہوشی کو دور کرنے والا غبارہ پھاڑا جس ساحر پر اس نے اپنا بہروپ بھرا تھا اسے پکڑ کر زور زور سے چلانے لگا۔

بے ہوشی دور کرنے کا غبارہ پھٹتے ہی بادل جادوگر کے تمام درباری ہوش میں آ گئے۔

بادل جادوگر نے جب دیکھا تو اس کے ایک درباری نے اس نغمی لڑکے کو گریبان سے پکڑ رکھا ہے تو اس نے قہر آلود نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

''شہنشاہ معظم اس لڑکے نے بے ہوشی کا شربت پلا کر ہم سب کو بے ہوش کر دیا تھا اور ہمارے سر اور چہرے کے بال استرے سے اتار دیئے ہیں...... اور ہماری قیمتی پوشاکیں بھی اتاری ہیں...... یہ اپنے کام سے فارغ ہو کر بھاگنے لگا تھا کہ مجھے ہوش آ گیا۔ اور میں نے اسے قابو کر لیا۔''

''شاباش شہنشاہ جادوگر...... ہم تمہیں اس بہادری پر انعام دیں گے۔''

بادل جادوگر نے تیز لہجے میں کہا۔

پھر اس کی نظر اس تحریر پر پڑی جو اس کے گلے میں لٹک رہی

تھی...... تحریر دیکھتے ہی اس نے نوچ کر اسے گلے سے اتارا۔ پھر دوسرے ہی لمحے وہ بارود کی طرح پھٹ پڑا۔

''تمہاری یہ جرأت ...... تم بادل جادوگر کو للکارتے ہو ...... میں تمہیں ایسی خوفناک سزا دوں گا کہ تمہاری روح بھی کانپ اٹھے گی۔''

بادل جادوگر نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔

عمرو کے روپ میں موجود ساحر تھر تھر کانپ رہا تھا...... اس نے بولنے کی کوشش کی مگر زبان میں کیل پیوست ہونے کی وجہ سے اس کی زبان ساکت ہو چکی تھی۔

''تم اپنے دوست کو چھڑانے کے لئے یہاں آئے ہو...... اب خود بھی پھنس چکے ہو ...... میں تمہیں وہ عبرت ناک سزا دوں گا کہ آئندہ کسی کو بادل جادوگر سے ٹکرانے کی جرأت نہ ہوگی۔''

بادل جادوگر نے شعلہ برساتی آنکھوں سے نقلی عمرو کی طرف دیکھتے ہوئے گرجدار لہجے میں کہا۔اب عمرو نے پینترا بدلا اور بولا۔

''شہنشاہ معظم اس عیار کے ساتھ اس کے دوست کو بھی ہاتھی کے پاؤں تلے روندوا دیں۔''

''شہنشاہ جادوگر تم کبھی کبھی عقل مندی کی بات کہہ جاتے ہو۔'' بادل جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے عمرو کے دوست کو دربار میں پیش کرنے کا حکم دیا...... بادل کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ کچھ ہی دیر بعد دربار میں عمرو کے دوست فیضان کو حاضر کر دیا گیا۔ فیضان بے چارہ خوف سے سہا ہوا

تھا۔

''عمرو اور اس کے دوست کو ہاتھی کے پاؤں تلے کچل دیا جائے۔'' بادل جادو نے گرجدار آواز میں کہا۔

''شہنشاہ معظم چونکہ عمرو کو میں نے پکڑا ہے ...... اس لئے اسے اور اس کے دوست کو سزا دینے کا حق بھی مجھے دیا جائے۔ میں انہیں وہ سزا دوں گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔''

نقلی شہنشاہ جادوگر نے بادل جادوگر سے کہا۔

''ہم دونوں مجرم تمہارے حوالے کرتے ہیں۔ تم جو چاہو انہیں سزا دو۔'' بادل جادوگر نے پرغرور لہجے میں کہا۔

یہ سن کر نقلی شہنشاہ جادوگر کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ مضحکہ خیز انداز میں مسکراتا ہوا پہلے بادل جادوگر کے قریب پہنچا۔ پھر وہ نقلی عمرو کی طرف مڑا ...... آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اس کی طرف بڑھا ...... نقلی عمرو تو خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا ...... اس نے بولنے کی کوشش کی مگر زبان اس کا ساتھ نہ دے سکی۔ وہ بے بسی اور لاچارگی سے کبھی نقلی شہنشاہ جادوگر کی طرف دیکھتا جو اس کا بہروپ بھر کر اس کے سامنے کھڑا تھا اور کبھی بادل جادوگر کی طرف دیکھتا۔

سارے دربار پر سناٹا چھایا ہوا تھا ...... تمام ساحر پلک جھپکے بغیر نقلی شہنشاہ جادو کی طرف دیکھ رہے تھے ...... دربار میں اس قدر خاموشی طاری تھی کہ سانسوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ بادل جادوگر بھی بغیر پلک جھپکے نقلی شہنشاہ جادو کی طرف دیکھ رہا تھا......

نقلی شہنشاہ جادوگر نقلی عمرو کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

نقلی شہنشاہ جادوگر نے مسکرا کر نقلی عمرو کی طرف دیکھا پھر وہ فیضان کی طرف متوجہ ہوا۔

''گھبراؤ نہیں فیضان ...... میں آ گیا ہوں۔''

نقلی شہنشاہ جادوگر نے مسکراتے ہوئے فیضان سے کہا۔

یہ سن کر بادل جادوگر تخت پر اچھل پڑا۔

''تم کون ہو؟'' اس نے غراتے ہوئے نقلی شہنشاہ جادو سے پوچھا۔

''تمہارا دشمن عمرو عیار ...... تم نے نہ صرف میرے دوست فیضان کو قید کر رکھا ہے بلکہ ملکہ نور کو بھی گرفتار کر کے اس کی سلطنت پر بھی قبضہ کر رکھا ہے ...... میں ملکہ نور کو تمہاری قید سے رہا کرا چکا ہوں ...... اب اپنے دوست فیضان کو بھی چھڑا کر لے جاؤں گا۔''

عمرو نے غراتے ہوئے کہا۔

''گرفتار کر لو اس کو۔'' بادل جادو نے غراتے ہوئے درباریوں سے کہا۔

یہ سن کر درباری عمرو کی طرف لپکے ...... عمرو نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا بادل جادو کے سر پر جا پہنچا ...... بادل جادو گھبرا کر پیچھے ہٹا ...... اسی وقت دربار کی زمین شق ہوئی ...... اور دربار میں دھواں بھرنا شروع ہو گیا۔

☆......☆......☆

مامون جادو کا انجام

دربار میں موجود تمام ساحر اور عمرو بوکھلا کر دھوئیں کی طرف دیکھنے لگے ...... دھواں گہرا ہوتا جا رہا تھا ...... پھر کچھ ہی دیر بعد دھوئیں میں سے ایک ساحر برآمد ہوا ...... یہ بجلی جادوگر تھا۔

بجلی جادوگر کو دیکھتے ہی بادل جادوگر کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''بجلی جادوگر تم صحیح وقت پر آئے ہو ...... تم شہنشاہ جادوگر کو گرفتار کرلو ...... یہ شہنشاہ جادوگر کے بھیس میں عمرو عیار ہے۔''

بادل جادوگر نے بجلی جادوگر سے کہا۔

''میں تمہیں گرفتار کرنے آیا ہوں غدار ...... تم نے ملکہ نور کو دھوکے سے قید کر کے اس کی سلطنت پر قبضہ کر رکھا ہے ...... میں تمہیں اس کی ایسی عبرت ناک سزا دوں گا کہ آئندہ کسی کو غداری کرنے کی جرات نہ ہو گی۔''

بجلی جادوگر نے غصے سے گرجتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔
''اوہ ......تو تم میرے دشمنوں کے ساتھ مل گئے ہو؟''

بادل جادوگر چونک اٹھا ...... پھر اس نے کوئی سحر پڑھ کر بجلی جادوگر کی طرف پھونکا ...... بجلی جادوگر نے بھی جادو کی نارنجی بادل جادوگر کی طرف اچھال دی۔ بادل جادوگر کے سحر سے بجلی جادوگر کے قدم زمین نے جکڑ لئے ...... دوسری طرف بجلی جادوگر کی پھینکی ہوئی نارنگی بادل جادوگر کے پیروں کے پاس ایک دھماکے سے پھٹی ...... بادل جادوگر اچھل کر تخت سے نیچے گرا۔

یہ دیکھ کر عمرو نے اپنی زنبیل میں سے مٹھی بھر خاک نکال کر بادل جادوگر کی طرف اچھال دی۔ خاک میں سے شرارے نکلے ...... اور بادل جادوگر کے جسم کو آگ لگ گئی ...... بادل جادوگر نے اٹھ کر سحر پڑھ کر اپنے جسم پر پھونکا ...... اور وہ آگ بجھتی چلی گئی ...... اب بادل جادوگر نے اپنے جھولے میں سے ماش کی دال کا پتلا نکال کر اس پر کوئی سحر پڑھا اور عمرو کی طرف اچھال دیا۔پتلا تیزی سے عمرو کی طرف بڑھا۔

عمرو نے فوراً اسم اعظم پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک ماری ...... پتلا اڑتا ہوا عمرو سے آٹکرایا ...... پھر وہ دوگنی رفتار سے واپس پلٹا اور بادل جادوگر کی طرف بڑھنے لگا ...... بادل جادوگر نے خوف زدہ ہو کر اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی ...... پتلا رخ بدل کر بادل جادوگر پر جھپٹا ...... بادل جادوگر نے سحر پڑھ کر پتلے پر پھونکا ......مگر پتلے پر اس سحر کا کوئی

اثر نہ ہوا۔

یہ دیکھ کر بادل جادوگر کے اوسان خطا ہو گئے ...... وہ بھاگتا ہوا دربار کے خارجی دروازے کی طرف لپکا ...... پتلا برق رفتاری سے اس کی طرف بڑھا ...... اور دروازے تک پہنچنے سے پہلے ہی اس نے بادل جادوگر کو دبوچ لیا۔

بادل جادوگر نے چلاتے ہوئے خود کو پتلے کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کی ...... مگر پتلے کے طلسمی ہاتھ اس کے جسم میں دھنستے جا رہے تھے ...... خون ابل ابل کر بادل جادوگر کے جسم سے باہر گرنے لگا تھا ...... تکلیف سے اس کا چہرہ زرد ہوتا چلا گیا ...... پتلے کی گرفت بڑھتی جا رہی تھی ...... اور بادل جادوگر ماہی بے آب کی طرح پتلے کی گرفت میں مچلنے لگا۔

عمرو اور تمام درباری بادل جادوگر کا عبرت ناک انجام دیکھ رہے تھے ...... عمرو کے چہرے پر تو اطمینان تھا۔ البتہ نقلی عمرو اور فیضان کے چہرے پر مردنی چھا گئی۔ وہاں موجود تمام ساحر خوف سے تھر تھر کانپ رہے تھے ...... انہیں بھی اپنا یہی انجام قریب نظر آ رہا تھا۔

پتلے نے ایک ہاتھ سے بادل جادوگر کی گردن کو دبوچا ...... پھر دوسرے ہی لمحے اس کی گردن تن سے جدا کر دی ...... بادل جادوگر کے مرتے ہی ہر طرف اندھیرا چھا گیا ...... اور ایک زوردار آواز گونجی۔

''میں بادل جادوگر ...... افسوس کہ میں اپنے ہی پتلے کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔'' بادل جادوگر کے مرتے ہی پتلا غائب ہو گیا۔

فیضان دوڑ کر عمرو سے لپٹ گیا ...... اب عمرو نے اسم اعظم پڑھ کر بجلی جادوگر پر پھونک ماری ...... بجلی جادوگر کے پاؤں زمین کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

اب عمرو درباریوں کی طرف متوجہ ہوا ...... اسی لمحے ایک جھماکا سا ہوا ...... اور مامون جادوگر دربار میں ظاہر ہو گیا ...... مامون جادوگر کی سرخ آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے۔

''عمرو تمہیں موت یہاں کھینچ لائی ہے ...... اب تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکو گے ...... تم نے میرے نائب کو ہلاک کر کے بہت برا کیا ہے ...... تمہیں اس جرم کی اتنی بھیانک سزا دوں گا کہ آئندہ کسی کو مامون جادوگر کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ ہو گی۔'' مامون جادوگر نے گرجدار آواز میں کہا۔

''یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ کس کی موت اسے کھینچ لائی ہے۔'' عمرو نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

یہ سن کر مامون جادوگر کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی...... اس نے سحر پڑھ کر عمرو کی طرف پھونکنا چاہا ...... اسی لمحے عمرو نے اپنی زنبیل میں سے چھتری نکال کر کھولی اور مامون جادوگر اس کی چھتری تلے آ کر الٹا لٹک گیا ...... اور لگا چیخنے چلانے۔

''اب بتاؤ تم کون سی موت مرنا چاہتے ہو؟'' عمرو نے ہنستے ہوئے مامون جادوگر سے کہا۔

''میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا۔'' مامون جادو غرایا۔

''رسی جل گئی مگر بل نہیں گئے۔'' عمرو مسکرایا۔

''عمرو اگر زندگی چاہتے ہو تو مجھے آزاد کر دو۔''

اس بار مامون جادوگر نے پہلے سے بھی تیز لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں کتے کی موت ماروں گا ...... تم اب آزادی کو بھول جاؤ۔'' عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

یہ کہہ کر عمرو نے اپنی زنبیل سے گندم کے چند دانے نکال کر اس پر پڑھ کر کچھ پھونکا پھر وہ دانے مامون جادوگر کی طرف اچھال دیئے ...... وہ دانے مامون جادوگر کے جسم سے ٹکرائے ...... اس کے جسم سے چنگاریاں پھوٹنے لگیں...... اور ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخیں نکل پڑیں ...... مامون جادوگر کا جسم دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔

مامون جادوگر کے درباریوں نے جب مامون جادوگر کا یہ حال دیکھا تو ان کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی ...... وہ خوف زدہ نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

دربار میں مامون جادوگر کی چیخیں آہستہ آہستہ مدھم ہوتی جا رہی تھیں...... پھر کچھ ہی دیر بعد مامون جادوگر کا جسم جل کر راکھ میں تبدیل ہو گیا ۔ مامون جادوگر کے مرتے ہی زبردست اندھیرا چھا گیا......پھر مامون جادوگر کی آواز ابھری۔

''میں مامون جادوگر ...... افسوس کہ میں عیار اعظم عمرو کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔''

کچھ دیر بعد اندھیرا چھٹنا شروع ہوا ...... اندھیرا چھٹنے کے بعد

عمرو نے بادل جادوگر کے تمام درباریوں کو سجدہ میں پایا۔ یہ دیکھ کر عمرو غصے سے بے قابو ہو گیا۔

''او بدبختو! یہ کیا کر رہے ہو ...... سجدہ تو اس خدائے واحد لاشریک کے لئے ہے ...... جس نے اس دنیا کو تخلیق کیا ہے ...... جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ...... جو زندگی اور موت پر قادر ہے ...... سجدے سے اٹھو ...... سجدہ کرنا چاہتے ہو تو اللہ کو سجدہ کرو۔''

عمرو نے تیز لہجے میں کہا۔

یہ سن کر تمام درباری سجدے سے اٹھ کھڑے ہوئے ...... اور سحر سے توبہ کرتے ہوئے بولے۔

''ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ کبھی سحر نہیں کریں گے ...... کسی بے گناہ کو تنگ نہیں کریں گے ...... ہم سچے دل سے خدائے واحد پر ایمان لاتے ہیں۔'' یہ کہہ کر تمام ساحر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

یہ دیکھ کر عمرو اور فیضان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے۔ بجلی جادو بھی سحر سے متنفر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

اب بجلی جادوگر ملکہ نور کو لینے کے لئے روانہ ہو گیا...... درباریوں نے عمرو کو تخت پر بٹھایا او خود قطار باندھ کر اس کے سامنے کھڑے ہو گئے ...... کچھ ہی دیر بعد بجلی جادوگر ملکہ نور کو لے کر دربار میں آیا ...... عمرو نے تخت سے اتر کر ملکہ نور کو تخت پر بٹھایا۔ پھر اس کے سامنے کلمہ حق پیش کیا ...... ملکہ نور نے بغیر کسی عذر کے اسلام کی دعوت قبول کر لی۔

ملکہ نور نے عمرو کا شکریہ ادا کیا ...... پھر اس نے عمرو کی خدمت میں جواہرات کی دس تھیلیاں پیش کیں۔ جواہرات دیکھ کر عمرو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے مسکرا کر تمام تھیلیاں لیں اور اپنی زنبیل میں رکھ لیں۔

''ملکہ عالیہ آپ کا شکریہ۔'' عمرو نے ملکہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اے شہنشاہ عیاراں۔ آج سے آپ ہمارے سرکاری مہمان ہیں ...... جب تک آپ ہمارے مہمان ہیں آپ کو روزانہ دس تھیلیاں اشرفیوں کی ملا کریں گیں۔'' ملکہ نور نے مسکراتے ہوئے عمرو عیار سے کہا۔

''ملکہ عالیہ میں ساری زندگی آپ کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔'' عمرو نے کہا۔

یہ سن کر ملکہ نور کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

شہنشاہ عیاراں یہ ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہو گی۔''

ملکہ نور نے کہا۔ یہ کہہ کر ملکہ نور نے دس توڑے اشرفیوں کے منگوا کو عمرو کی نذر کئے ...... اتنی زیادہ اشرفیاں دیکھ کر عمرو کی باچھیں کھل گئیں ...... وہ جلدی جلدی اشرفیاں اپنی زنبیل میں ڈالنے لگا...... عمرو اتنی تیزی سے زنبیل میں اشرفیاں ڈال رہا تھا کہ ملکہ نور اور تمام درباری زور زور سے قہقہے لگانے لگے ...... یہ دیکھ کر عمرو جھینپ کر رہ گیا ...... اور اس کی رفتار سست پڑ گئی۔

''شہنشاہ عیاراں یہ تمام اشرفیاں آپ کی ہیں۔''

ملکہ نور عمرو کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے بولی۔

اور عمرو خجالت سے اپنا سر کھجانے لگا۔

اب ملکہ نور نے عمرو کے دوست فیضان کے لئے بھی دس توڑے اشرفیوں کے منگوائے ...... اور وہ اشرفیاں فیضان کی نذر کیں۔ فیضان نے تو کبھی خواب میں بھی اتنی اشرفیاں نہ دیکھی تھیں۔ حیرت و خوشی سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

عمرو اور فیضان چند دنوں تک ملکہ نور کے مہمان رہے ...... پھر ایک دن دونوں دوست ملکہ نور سے اجازت لے کر اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گئے۔

اس مہم میں عمرو کے ہاتھ اتنی دولت لگی تھی کہ وہ دس مہمات میں بھی اتنی دولت نہیں کما سکتا تھا اور فیضان کو بھی اتنی اشرفیاں ملی تھیں کہ وہ ساری زندگی بھی تجارت کرتا تو اتنی دولت نہ سمیٹ سکتا تھا۔

ختم شد